خدائے شہ زمن جل جلالہ
مدنی گرافکس (رجسٹرڈ)

''حمد میں نعت'' اور ''نور و تحیّت'' کے بعد شاعرِ نعت کا تازہ مجموعۂ حمد

خدائے شہرِ من جل جلالہٗ

حمد گو:

راجا رشید محمود

مدنی گرافکس (رجسٹرڈ)

مجموعۂ حمد : خدائے شہِ مرسل ﷺ

حمد گو : شاعرِ نعت راجا رشید محمود

کمپوزنگ / ڈیزائننگ : مدنی گرافکس، لاہور (042-723000)

پروف ریڈنگ : ڈاکٹر کاظم علی کاظم (ایم بی بی ایس) قصور پورہ، لاہور

اشاعت : اول (۲۰۰۸)

مطبع : مدنی پرنٹرز۔ ایبک روڈ لاہور

تعداد : ۵۰۰

صفحات : ۱۱۲

ہدیہ : ۱۵۰ روپے

ناشر:

مدنی گرافکس (رجسٹرڈ)

۲۔ حسن چیمبر، عقب مزار قطب الدین ایبک، نیو انارکلی، لاہور

حمد گو

نعت گستروں

کے نام

فہرست

54- خدا ہے ظاہر و باطن کی ہر شے جاننے والا
وہی معبود برحق ہے وہی ہے لائق سجدہ ۸۶_۸۸

55- کرتا ہوں حمد سے جو خیالوں کو خوشنما
رب نے کیا ہے میرے مقالوں کو خوش نما ۸۹

56- معرفت ربِّ دو عالم کی ہے عرفانِ حیات
گلشن حمد خدا ہے باغِ خندانِ حیات ۹۰،۹۱

57- خدا کا عبد گر دل سے کوئی انسان ہو جائے
تو دُنیا اس کا رتبہ دیکھ کر حیران ہو جائے ۹۲،۹۳

58- جس کے لب پہ ہو ثنا و مدحتِ ربِّ جہاں
حشر میں اس کو ملے گی قربتِ ربِّ جہاں ۹۴

59- خدا کو شعرِ مدحِ سرورِ کون و مکاں ﷺ بھایا
رسولِ پاک ﷺ نے حمدِ خدا پہ مجھ کو اُکسایا ۹۵

60- تو حمد کہ کے پائے گا اَلطاف ذات اور
پُرنور ہوں گے تیرے نقوشِ حیات اور ۹۶،۹۷

61- خالق ہر جہاں جب کبریا تنہا ہُوا
حاکمِ کونین نے جس وقت جو چاہا ہُوا ۹۸،۹۹

62- رکھے حرکت میں کچھ اس طرح سے ہر پل دریا
کبھی فرمائے نہیں رب نے معطّل دریا ۱۰۰

63- یہ یاد رکھنا، تمھیں جو بھی کچھ کہیں سے ملا
مُغیث و مُقسِط و منّان نے مُعیں سے ملا ۱۰۱

64- مسرّت مجھ کو حاصل ہے ثنائے ربِّ رحماں میں
در آئے کیسے غم میرے دلِ شاداں و فرحاں میں ۱۰۲،۱۰۳

65- معصیت کوشی کا جب مجھ کو مآل آیا نظر
پیشِ رب چہرے پہ آبِ انفعال آیا نظر ۱۰۴

66- میں حمد کہ کے یوں ہوا مسرور خود بخود
اندوہ و ابتلا ہوئے کافور خود بخود ۱۰۵

☆☆☆☆☆

خدائے شہِ زمن ﷺ

آنکھوں سے گو نہاں ہے خدائے شہِ زمن (ﷺ)
ہر جا، یہاں وہاں ہے خدائے شہِ زمن (ﷺ)

قادر ہر ایک کام پہ، ہر چیز کا مُجیر
ہر شے پہ حکمراں ہے خدائے شہِ زمن (ﷺ)

آدمؑ ہوں یا خلیلؑ یا یُوسُفؑ ہوں یا مسیحؑ
خلّاقِ مُرسلاں ہے خدائے شہِ زمن (ﷺ)

شاہِ زمن (ﷺ) سے قُرب کی صورت کا سوچیے
نزدیکِ دو کماں ہے خدائے شہِ زمن (ﷺ)

یہ نیلگوں فلک، یہ جَبَل، یہ زمیں، یہ بحر
ان سب پہ مہرباں ہے خدائے شہِ زمن (ﷺ)

ذکرِ بشر میں آئیں کہاں اس کی وُسعتیں
برتر ز ہر گماں ہے خدائے شہِ زمن (ﷺ)

رحمت سراپا اس نے بنایا حبیب (ﷺ) کو
اَرحم جو بے گماں ہے خدائے شہِ زمن (ﷺ)

کندہ ہوئیں حقیقتیں محمودؔ سب وہاں
جس دل میں میہماں ہے خدائے شہِ زمن (ﷺ)

☆☆☆☆☆

خُدائے شہرِ مَن جل جلالہ

لب پہ ہے تحمید و توصیف و تحیاتِ خدا
یہ ہے اک محمودؔ تخصیصِ عنایاتِ خدا
مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کی حقیقت کو سمجھ پائے فقط
ہے ورائے عقل و فہم و علم وہ ذاتِ خدا
جو خدا کے دین کی خاطر شدائد کو سہیں
ان بھی بختوں کو ملتی ہیں مراعاتِ خدا
انفرادی، اجتماعی، جو پریشانی بھی ہو
بس علاج اس کا تو واحد ہے مناجاتِ خدا
چاہ یہ اِن کی اگر تھی، تو تھی خواہش اُس کی بھی
ذاتِ سرور (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ہوئی تھی یوں ملاقاتِ خدا
وہ قدیم اپنی حقیقت میں ہے اور حادث ہے یہ
جو نفی مخلوق کی ہے، وہ ہے اثباتِ خدا
عمر بھر ان کو بیاں کرنے میں کوشاں بھی رہو
مکّہ میں جا کر جو پائی ہیں مراعاتِ خدا
زندگی معمول پر چلتی جو ہے محمودؔ کی
صدقۂ محبوبِ رب (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے یا ہے خیراتِ خدا

☆☆☆☆☆

خُدائے شہرِ مَن جل جلالہ

جو نام لب پہ ترے اُس کی پاک ذات کا ہے
کنایہ یہ ترے خالق کے التفات کا ہے
قمر کا قُرص یا فانوس مہر کا دیکھو
یہ سارا نور تو رحمان کی صفات کا ہے
اسی سے پا سکی ہر شے وجود کا خلعت
وہ کارساز حیات اور کائنات کا ہے
اسی کی وسعتِ قدرت کو ماننا دل سے
ازالہ زندگی کی ساری مشکلات کا ہے
جو سر بخم ہوا خامہ ہے حمدِ خالق میں
یہی تو مقصدِ اوّل مری حیات کا ہے
نہ شام کعبہ کی، دیکھی ہے میتی آنکھیں
یہاں دوپہر ہے، عالم اگرچہ رات کا ہے
نہ اپنے سر کو جھکانا کہیں خدا کے سوا
عبودیت ہی اشارہ تری نجات کا ہے
جو بے نشاں ہے، اسے کر رشیدؔ قلب نشیں
یہ ایک نکتہ ہی اجمال سَو نکات کا ہے

☆☆☆☆☆

خدائے شہرِ مَن (جل جلالہ)

محسوس کر کے عظمتِ خالق ہر ایک شے
ہوتی ہے وقفِ مدحتِ خالق ہر ایک شے

ہر چیز جب بنائی ہوئی ہی اُسی کی ہے
ہے زیرِ بارِ منّتِ خالق ہر ایک شے

لیتی ہے اس کا نام جھکا کر سر عزیز
کرتی ہے یوں تحیّتِ خالق ہر ایک شے

سنتی ہے گوشِ دل سے، سناتی ہے خَلق کو
ہر ایک قولِ حکمتِ خالق ہر ایک شے

سرکار (ﷺ) کے سوا، رہی خواہش کے باوجود
محرومِ دید و رُویتِ خالق ہر ایک شے

دیکھے انہیں جو دل سے اور جانچے جو غور سے
پائے نبی (ﷺ) میں عصمتِ خالق ہر ایک شے

مخلوق ہے، مگر رہی محمودؔ اس سے دور
پائے گی کیا حقیقتِ خالق ہر ایک شے

☆☆☆☆☆

خدائے شہرِ مَن (جل جلالہ)

خالقِ جنّ و بشر ہے خالقِ کون و مکاں
رہبرِ ہر حق نگر ہے خالقِ کون و مکاں

نافعِ علم و ہُنر ہے خالقِ کون و مکاں
ناصرِ ہر دیدہ ور ہے خالقِ کون و مکاں

ہم نہ کیوں چوکس رہیں اپنے سبھی اعمال میں
ہم سبھوں سے باخبر ہے خالقِ کون و مکاں

کر سکے کوئی اگر احساس تو حق ہے یہی
سامنے آٹھوں پہر ہے خالقِ کون و مکاں

مصطفیٰ (ﷺ) ہیں راہبر خالق کی ہر مخلوق کے
مصطفیٰ (ﷺ) کا راہبر ہے خالقِ کون و مکاں

جس سے منہ موڑا نبیؐ نے، اس سے ہے ناراض رب
ہیں جدھر سرورؐ، اُدھر ہے خالقِ کون و مکاں

انبیاء، محمودؔ سارے جس کے ہیں بھیجے ہوئے
بس وہی المختصر ہے خالقِ کون و مکاں

☆☆☆☆☆

خدائے شہ زمن

شان ہے رب کی ورائے فہمِ انسان و مَلک
وہ ہے خلّاقِ نظامِ شمسی و ارض و فلک
ہے زبان و خامۂ احقر پہ خالق کی ثنا
باز آ سکتا نہیں اِس کام سے مَیں حشر تک
اُمّتِ سرور (ﷺ) اگر ہو مُستنیر نورِ حق
کفر و ظلمت کو، ضلالت کو پہنچ جائے گی زک
جو چلے گا طاعتِ سرکارِ ہر دو کون (ﷺ) میں
راہِ دینِ کبریا میں جائے گا کیسے وہ تھک
جو کرے دینِ خدائے پاک پر دل سے عمل
جنّتُ الفردوس میں جائے نہ کیوں وہ بے جھجک
قبضۂ ابلیس ہو جائے گا جس کے قلب پر
قدرتِ قادر میں لائے گا وہی بدبخت شک
رکعتیں نفل کی خاطر بچھائی جانماز
ویزا کُھلنے کی پڑی جب کان میں میرے بھنک
خالقِ انوار کی محمودؔ سب تخلیق ہے
روشنی ماہ و شہِ خاور کی، تاروں کی چمک

☆☆☆☆☆

خدائے شہ زمن

ہر سو جلوہ زا اللہ کی شانِ جلالت ہے
اُسے تسلیم کر لینے میں پنہاں گنجِ حکمت ہے
خدائے پاک کی حمد و ثنا عینِ عبادت ہے
عبادت بھی یہ ایسی ہے کہ وجہِ صد مسرّت ہے
خدا کو ماننے والوں سے جو صاحب سلامت ہے
ہمارا یہ روّیہ باعثِ صد خیر و برکت ہے
ہر اک مومن مُوحّد سے ہمیں طرفہ محبت ہے
ہر اک مُشرک سے، کافر اور مرتد سے خصُومت ہے
ثمود و عاد کی قوموں کی ذلّت درسِ عبرت ہے
سب ایسے بدنصیبوں کے لیے قعرِ مذلّت ہے
[illegible] جب غور کرتا ہوں میں فطرت کے مظاہر پر
تو دل سے مانتا [illegible] نہ یہ قادر کی قدرت ہے
ہمارا اشرف المخلوق [illegible]نا، عزّتیں پاتا
یہی خلّاقیت رب کی ہے، اپنی آدمیت ہے

دکھاتا ہے ہمیں میزاب شہرِ رحمتِ عالم (صلی اللہ علیہ وسلم)
حطیمِ کعبۂ ربّ جہاں آغوشِ راحت ہے

بہت سی آیتیں شاہد ہیں قرآنِ مُقدّس کی
کہ رب کے اور نبیؐ کے پیار میں کیفِ لطافت ہے

ہے لازم اس پہ، دربارِ الٰہی میں جھکے رہنا
اگر حاصل کسی انسان کو چشمِ بصیرت ہے

سحابِ رحمتِ حق کے ترشّح کی ضرورت ہے
چلو کعبے کو، آنکھوں میں اگر اشکِ ندامت ہے

نہیں تعمیلِ احکامِ خدائے پاک تو بے شک
مصائب ہیں، شدائد ہیں، غم و آزار و کُلفت ہے

خدا کی نعمتیں بے انتہا پا کر بُھلا دینا
کسی کا شکوہ کرنا رب سے، حد درجہ جسارت ہے

یُونہی تو ہم نہیں ہر سال اُس جا حاضری دیتے
کہ مکّہ مامنِ عصیاں شعاراں، شہرِ رحمت ہے

خداوندِ جہاں کے حکم سے محمودؔ سرتابی
ہے باعث ذلّت و رُسوائی کا، وجہِ فلاکت ہے

☆☆☆☆☆

خدائے شہِ زمن (جل جلالہ)

جو حمد و نعتِ آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہیں خوش گُفتاریاں اپنی
تو کیوں حرفِ غلط ہوں گی نہ عصیاں کاریاں اپنی

عُمرے حرمین سے لے کر قبالے اپنی بخشش کے
سنبھلتی تھیں کہاں رَجعت پہ وہ سرشاریاں اپنی

خدا قہّار بھی، جبّار بھی ہے، پر مسلماں کو
عطا کرتا ہے وہ رحمانیاں، غفّاریاں اپنی

تعلُّق ان کا ہے دراصل اَحکامِ الٰہی سے
جو ہیں مجبوریاں اپنی، جو ہیں مختاریاں اپنی

چلا میں بعد میں عُمرے کی نیت سے مگر پہلے
چلیں لاہورؔ سے، کعبے میں پہنچیں زاریاں اپنی

سکھایا ہی نہیں رب نے ہمیں شیطان سے ڈرنا
کرے عیّاریوں کے ساتھ وہ تیّاریاں اپنی!

خدا نے دیکھنے ہیں حشر کے دن سب عمل نامے
کہاں کام آئیں گی یارو، وہاں فنکاریاں اپنی

ہمیں خوفِ خدا ہے واقعی یا صرف باتیں ہیں
پیمبر (ﷺ) پر "الم نشرح" ہیں سب دینداریاں اپنی

ہماری پشت سے خالق نے اپنا ہاتھ کھینچا ہے
سبب اس کا ہیں دینِ پاک سے غدّاریاں اپنی

نہ مانے ہم نے احکامِ خدا تو ہو گئے رسوا
جو سوچیں تو ہماری ہیں یہ خود آزاریاں اپنی

کوئی جا کر کہے محمودؔ اربابِ سیاست سے
خدا کے دشمنوں سے کیوں ہیں آخر یاریاں اپنی

☆☆☆☆☆

خدائے شہِ زمن (جل جلالہ)

سرورِ ہر دو جہاں، سرکارِ والا (ﷺ) کا خدا
مالکِ روزِ ازل ہے، مالکِ روزِ جزا

اس کی عظمت اور جلالت ہے تخیُّل سے ورا
کیوں روا سجدہ کسی کو ہوتا خالق کے سوا

سانس تک کا آنا اور جانا ہے خالق کی عطا
کوئی اِحصاء کر سکے کیا رب کے احسانات کا

کیا فضائل، کیا رذائل ہیں، ہے کیا اچھا بُرا
بالوضاحت بات ہر اک رب نے دی سب کو بتا

روح کی پہنائیوں پر نورِ وحدت چھا گیا
طاقِ دل میں جل اُٹھا جب مدحِ خالق کا دیا

اشرف المخلوق کی خاطر کلام اپنا کیا
ایک دستورُ العمل کی شکل میں رب نے عطا

ہے وہی انساں یکے از صاحبانِ اتقا
جس نے چاہا اور مانگا جس نے رب کا آسرا

چاہتا ہے اپنے بندوں سے یہ ربِّ دو سرا
پیار ہو خلقِ خدا سے، دل میں ہو خوفِ خدا

وردِ اسمِ کبریا سے قلب جب جاری ہُوا
میں حصارِ عافیت میں آ گیا ہوں، یوں لگا

اپنی سی کوشش تو کرنی چاہیے، کرتے ہیں لوگ
حمد کا حق تو کسی سے بھی نہیں ہوتا ادا

اس کی مخلوقات تک کو کر نہیں سکتے شمار
خالقِ مور و مگس ہے، خالقِ ارض و سما

کائناتوں کی کوئی شے اس سے پوشیدہ نہیں
جانتا سب کو ہے وہ، ہر چیز کو ہے دیکھتا

دی صدا جس نے درِ محبوبِ ربِّ پاک (ﷺ) پر
رحمتِ ربِّ جہاں کا اس کی خاطر در کھلا

التجا کرتا ہے یا رب! تجھ سے محمودِ حزیں
اُمّتِ سرکار (ﷺ) کی کشتی کنارے سے لگا

☆☆☆☆☆

خدائے شہرِ مَن (جل جلالہ)

رب کو جب مان لیا مالک و مولا اپنا
پختہ کیوں ہو گا نہ فردوس سے ناتا اپنا

جب مددگار ہُوا ربِّ تعالیٰ اپنا
میٹھا بندوں کے لیے ہو گیا لہجہ اپنا

سُود ہی سود عقیدت کا ہے سَودا اپنا
حشر کے روز بھی ممکن نہیں گھاٹا اپنا

پالنے والا ہے جب سارے جہانوں کا وہی
ہاتھ جب پھیلا، درِ رب ہی پہ پھیلا اپنا

جو ندامت کی، خجالت کی وساطت سے کیا
کام آ جائے گا واجد وہی سجدہ اپنا

سُنّتِ خالقِ کونین پہ مَیں چلتا ہوں
کام ہے رب کا درود، اور وظیفہ اپنا

آیت آیت سے یہی بات ہوئی ہے ثابت
رب کا سرور (ﷺ) سے محبّت کا ہے رشتہ اپنا

بندوبست اس کا مرے خالق و مالک نے کیا
دل جو حرمین کی جانب کبھی مچلا اپنا

رب نے انسانوں میں محبوب (ﷺ) کو بھیجا لیکن
مصطفیٰ (ﷺ) چھوڑ کے آئے وہیں سایہ اپنا

کچھ نہ کچھ، تھوڑا بہت فضلِ خدا سے ہو گا
حمد اور نعت کے میدان میں حصّہ اپنا

محترم اپنے لیے سارے ولی ہیں رب کے
خواجہؒ اپنا ہے، غوثؒ اپنا ہے، داتاؒ اپنا

ذکر جب لب پہ ہو محمودؔ تمھارے رب کا
بات کرتے ہوئے لہجہ رکھو دھیما اپنا

☆☆☆☆☆

خدائے شہ زمن جل جلالہ

کسی سے رب کے سوا دل کا ماجرا نہ کہو
کوئی جو ایسا کرے، اس کو تم بجا نہ کہو

رشیدؔ اور تو کچھ رب سے تم ذرا نہ کہو
سوائے دفنِ مدینہ کے مُدّعا نہ کہو

یہی ہے دیں کہ ہو ہر حکمِ کبریا پہ عمل
وفا جو رب سے نہ ہو، اس کو تم وفا نہ کہو

جو راہِ طاعتِ سرکار (ﷺ) کا نہ ہو راہی
حریمِ ذاتِ خدا تک اسے رسا نہ کہو

یہ کون کہتا ہے، نعتِ حضورِ والا (ﷺ) کو
خدائے قادر و قیّوم کی ثنا نہ کہو

خدا کے دین کی خاطر نثار جاں کرنا
یہی تو اصلِ بقا ہے، اسے فنا نہ کہو

روا نہیں ہے، جسے ناروا کہے مالک
جسے روا کہے رب، اس کو ناروا نہ کہو

خُدا کی ساری ہے مخلوق پیار کے قابل
جو ہو سکے تو کسی کو بھی تم بُرا نہ کہو
عمل میں ہو نہ اگر طاعتِ خدا کا اثر
خدا رسی نہ کہو اس کو اتقا نہ کہو
خدا رحیم بھی، شافی بھی ہے، کریم بھی ہے
کسی مَرَض کو کسی وقت لادوا نہ کہو
نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کے ہیں محبوبِ محترم، ان کو
''خدا کے بعد بھی کچھ کہو، خدا نہ کہو''
کہے پہ خالقِ عالم کے جو نہ چلتا ہو
اسے تو بھول کے محمودؔ رہنما نہ کہو

☆☆☆☆☆

خُدائے شہِ زمن (صلی اللہ علیہ وسلم)

کرتا رہے بیان کوئی گر خدائی شان
خُود اس کی آگے بڑھ کے کرے پیشوائی شان
غالب وہی ہے، باقی وہی، غیر فانی وہ
اَلْحَیّ و اَلْعَزِیْز کی ہے کبریائی شان
جو کچھ بنایا، اس میں کیا صاحبِ شرف
انساں کی یوں خدائے جہاں نے بڑھائی شان
رب سے نہ لَو لگائی تو گویا گنوایا سچ
دُنیا کمائی تو فقط جھوٹی کمائی شان
اللہ کی نظر میں پسندیدہ ہے وہی
نیکی جو شان رکھتی ہے اور جو بھلائی شان
بھیجے خدا نے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پہلے بھی انبیاء
اُن کو دی ابتدائی، اِنھیں انتہائی شان
گنجائش اس میں گھٹنے گھٹانے کی صِفر ہے
جب خود خدا نے اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بڑھائی شان

عقبیٰ میں جو عطا کرے گا رب، وہ ہے مقام
دُنیا میں تم جو رکھتے ہو، یہ ہے ہوائی شان

دریُوزہ گر ہے یوں تو جہاں بھر میں بے وقار
حرمین میں مگر رکھے طرفہ گدائی شان

حیرت سے اس کو حشر میں دیکھیں گے سارے لوگ
جب پائیں گے حبیبِ خدا (ﷺ) کے فدائی شان

لکھوا لیا ہے حمد نگاروں کی صف میں نام
محمودؔ اِس حوالے سے ہم نے بھی پائی شان

☆☆☆☆☆

خدائے شہرِ من (جل جلالہ)

وہ بے نیازِ حمد و ثنا، مَیں سخن طراز
یہ میرا امتیاز ہے، وہ رب کا امتیاز

رنگ اور نسل کب ہے سبب افتخار کا
رب نے کہا کہ مُتّقی بندہ ہے سرفراز

سیکھا بھی ہم نے علم، پر بے علم ہی رہے
ہم پر کُھلے نہیں ہیں خدائے جہاں کے راز

اس کی گرفت سخت بہت ہے، یہ یاد رکھ
رَسّی اگرچہ کرتا ہے ظالم کی وہ دراز

تسکینِ قلب و جاں کا سبب ہے فقط یہی
میرا جو حمد و نعتِ نبی (ﷺ) پر ہے ارتکاز

بُھولے خدا کو، دُنیا کے پیچھے لگے رہے
کرتے خدا کی بندگی کیا بندگانِ آز

تو ذاکرِ خدا رہے اور ناعتِ نبی (ﷺ)
محمودؔ تیری ہستی کا ہے صرف یہ جواز

☆☆☆☆☆

خدائے شہ زمن جل جلالہ

مُسلم ہوئے ہیں ایک' ہے درکار یہ خبر
آئے بشکلِ رحمتِ غفّار یہ خبر
کچھ دُور اب رہا نہیں روزِ نشور بھی
ہم کو ہے رب کی دعوتِ دیدار یہ خبر
دینِ خدا کو کر رہے ہیں اختیار لوگ
ہے ظلمتوں کے دور میں ضَوبار یہ خبر
فضلِ خدا سے ملک میں امن و امان ہے
کر دے گی سب قلوب کو سرشار یہ خبر
سرور (ﷺ) کو کبریا نے کیا آخری نبی
لائی ہے اپنے حیطے میں اَدوار یہ خبر
مسلم نہیں رہا ہے اب رسوا جہان میں
دیجے خدا کے واسطے سرکار (ﷺ)! یہ خبر
اِس کو بُلایا ربِّ جہاں کے حبیب (ﷺ) نے
محمودؔ کو ہے یا خدا! درکار یہ خبر

☆☆☆☆☆

خدائے شہ زمن جل جلالہ

اَلطاف کم ہیں مومنوں پر کب غفور کے
ہیں فیض یاب لطف و عطا سب غفور کے
قوسَین کا جو فاصلہ تھا، وہ بھی گھٹ گیا
نزدیک تر حبیب (ﷺ) ہوئے جب غفور کے
ربِّ جہاں ہے نور سماوات و ارض کا
ممنون مہر و ماہ اور کوکب غفور کے
ہم ایسے عامیوں پہ کرم کم نہیں، مگر
صِرف انبیاءؑ ہیں بندے مقرّب غفور کے
ان کو کیا خدا نے مدینے کا تاجدار
محبوب جو تھے والیٔ یثرب غفور کے
تہذیب پر کیا ہمیں راغب غفور نے
ہیں نام لیوا سارے مہذّب غفور کے
مدّاحِ حبیبِ خدا (ﷺ) کو کیا شعار
میں اس طرح سے گویا ہوں اقرب غفور کے
محمودؔ مومنوں کے لیے خاص حکم ہیں
انسان سب ہیں یوں تو مخاطَب غفور کے

☆☆☆☆☆

خدائے شہِ زمن ﷺ

وہ جس اساس پہ قائم ہُوا بقا کا نظام
ہے رب کے لطف کا، اکرام کا، عطا کا نظام

خدا کے دین پہ جاں کو نثار کر دو گے
تو مُنضبط ہو جائے گا وفا کا نظام

جہاں پہ دینِ خدا کا نظام نافذ ہو
وہاں پہ چل نہیں سکتا کبھی ریا کا نظام

جو جاری کردہ ہے ربِّ خبیر و مُقسِط کا
اساسِ فقر پہ قائم ہے وہ غنا کا نظام

خدائے پاک نے قائم کیا نبی ﷺ کے لیے
مکاں کا، لامکاں کا، ارض کا، سما کا نظام

کوئی نہ ان میں سرِ مُو بھی فرق پایا گیا
نظامِ سرورِ دیں ﷺ ہی تو ہے خدا کا نظام

رضائے ربِّ جہاں ہی کو کہنا پڑتا ہے
حبیبِ خالقِ کونین ﷺ کی رضا کا نظام

پہنچ گیا ہوں مَیں محمودؔ اِس حقیقت تک
کہ حمد و نعت ہی دراصل ہے ثنا کا نظام

☆☆☆☆☆

خدائے شہِ زمن ﷺ

میری تری عقیدتیں کیسے کریں ثنائے ذات
کس کی سمجھ میں آ سکا فلسفۂ الٰہیات

رب کے لیے عبادتیں، اُس سے ہوں استعانتیں
وہ ہے رؤف اور رحیم، وہ ہے مُغیث پاک ذات

نورِ زمین و آسماں ربِّ کریم ہے فقط
اس سے ہو ربطِ بندگی، ٹالنے کو سیاہ رات

خالقِ کائنات کے لطف سے جو ہوئے عطا
عالمِ جن و اِنس میں کم تو نہیں عجائبات

قوسِ قزح، شفق، سحاب، سبزہ و بحر اور جبال
قائم ہیں اس سے، ہے وہی ناظمِ نظمِ کائنات

ہے تو اسی کے ہاتھ میں طاقتِ عدل و فیصلہ
مُقسِط و کافی و عزیز ربِّ جہاں کی ہیں صفات

اپنے قلوب میں جو ہو رب کے مواخذہ کا خوف
دین کے دشمنوں سے ہم کیسے کریں گے ارتباط

نعتِ حبیبِ کبریا (صلی اللہ علیہ وسلم) اور صحابہؓ کی ثنا
حمدِ خدا کے نخل ہی کے ہیں یہ سارے ڈال پات

فکر و خیال کو مرے، ربِّ جہاں نے کیں عطا
نعتِ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے طفیل حمد یہ سب نگارشات

دیکھ لو آیتیں سبھی، بینَ السُّطور سب کے ہے
''میرے نبیؐ کا تذکرہ، میرے حضورؐ ہی کی بات''

ضابطۂ حیات ہے سب کے لیے کلامِ رب
جس سے لیے رشید نے حمدِ قدیر کے نکات

☆☆☆☆☆

خدائے شہرِ مَن (جل جلالہ)

کعبے میں حاضری کو میں رب کی عطا کہوں
ہجرِ دیارِ خالقِ کُل کو سزا کہوں

مکّہ کو تو میں قریۂ خوفِ خدا کہوں
اور مسکنِ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دارُالشّفا کہوں

حق تو یہی ہے جبکہ ہوں میں بندۂ خدا
آوازۂ اَلَسْت پہ اب بھی ''بَلٰی'' کہوں

تبدیل مغفرت میں ہو تعزیری فیصلہ
میزاں کے سامنے جو میں صَلِّ علٰی کہوں

سر کو جھکاؤں مدحِ رسولِ کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) پہ
حمدِ خدا کا شعر سنوں ''واہ وا'' کہوں

اللہ کے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) سے الفت کے باب میں
قربِ دَنَا کو، مٹتا ہُوا فاصلہ کہوں

ہوتا ہوں خوش ثنائے خدائے عزیز پہ
حرفِ کلامِ رب کو میں تسکین زا کہوں

رکھوں کلامِ ربّ و پیمبر (ﷺ) کو سامنے
پھر جو ثنائے رب میں کہوں میں، بجا کہوں

میں مُلتزم کی دید کو سمجھوں نظر کا نور
زمزم کو پھر خلاصۂ آبِ بقا کہوں

جس راہ حمد پر رہے سب اولیاءؒ رواں
اس راہ کو میں کیوں نہ رہِ اِتّقا کہوں

تحویلِ قبلہ پر تو یہی سوچتا ہوں میں
اس کو رضائے رب کہ نبی (ﷺ) کی رِضا کہو

القا ہُوا رشیدؔ مجھے حکمِ کبریا
اُس کے حبیبِ پاک (ﷺ) کی نعتیں سدا کہوں

☆☆☆☆☆

خدائے شہرِ امن (جل جلالہ)

اشعار سے ہے مدحتِ ربِّ صَمد مراد
اس کی نہ کوئی حد ہے، نہ اِس سے ہے حد مراد

جو چیز مانگتا ہوں، وہ کرتا ہے رب عطا
لیتے رہو تم اس سے طلب اور رسد مراد

صَلِّ عَلٰی کا حکم خدا نے جو دے دیا
اس سے حسابِ خُلد کی ہے ایک مد مراد

مکّہ ہے، شہرِ رب ہے، سکینت کا ہے مقام
امن اور پناہ سے تو یہی ہے بَلَد مراد

باطن بھی شکرِ رب میں مگن ہے، زبان بھی
اس سے ہے میری روح اور میرا جَسَد مراد

غُرفہ خدا کے حکم سے کھولیں گے خُلد کا
اس امتحان سے ہے حسابِ لحد مراد

مومن کو بھائی جاننا خالق کا حکم ہے
ممنوع جو ہے، اُس سے ہے بُغض و حَسَد مراد

کب سے ہے اور کب تلک ہے خالقِ جہاں
اس سے ازل مراد ہے، اس سے ابد مراد

اسماءِ حُسنیٰ بے گنے پڑھنا بھی ٹھیک ہے
تسبیح سے مگر ہیں مُعیّن عدد مراد

بیعت میں جو صحابہؓ کے ہاتھوں پہ ہاتھ تھا
اس سے لیا ہے لم یزل نے اپنا ید مراد

طاعت رسول (ﷺ) کی جو اطاعت خدا کی ہے
محمودؔ اس سے مغفرت کی ہے سَنَد مراد

☆☆☆☆☆

خُدائے شہرِ مَن (جل جلالہ)

اُس کے علاوہ تو کسی شے کو بقا نہیں
ذاتِ خدائے پاک ہے جس کو فنا نہیں

وحدت کے نور نے جسے صیقل کیا نہیں
حامل تو وہ فضائلِ اخلاق کا نہیں

جتنا بتایا ہے ہمیں اس کے حبیب (ﷺ) نے
اس سے زیادہ تو ہمیں رب کا پتا نہیں

جو بندۂ خدا ہے، نبی (ﷺ) کا ہے اُمتی
رب کے سوا کسی کے بھی آگے جھکا نہیں

ہے بندگی تو حکم بجا لانے ہی کا نام
بندہ خدا کا کیا ہے کہ جس میں وفا نہیں

ہر رہبر کے کس لیے نہ رسا ہوں حجاز تک
سب کچھ مجھے یہیں سے کیا حاصل ہُوا نہیں

اللہ کیا ہے مُشتق اَشخاص کا فقط؟
در اس کا عامیوں کے لیے کیا کُھلا نہیں!

مدح و ثنائے رب و پیمبر (ﷺ) اگر نہ ہو
لمحہ جہاں میں کوئی بھی تسکین کا نہیں
مکّہ میں جو نبی (ﷺ) کے شناسا جبال تھے
کیا بُوقُبَیس و ثَور و صَفا و حرا نہیں
نابعت تھا پہلے میں، تو اب حامد بھی ہو گیا
کیا مجھ پہ یہ عنایتِ ربُّ العُلا نہیں
محمودؔ کیا بتاؤں، کرم ہے خدا کا کیا
ہر سال کیا میں شہرِ خدا تک رسا نہیں

☆☆☆☆☆

خدائے شہرِ مَن جل جلالہ

ہو گی کیا مشکل خدا آگاہی خودِ آگاہ کو
بندہ یوں پا لے گا ہر منصب کو، عزّ و جاہ کو
میں نے کی اپنی گزارش پیش آقا (ﷺ) کے تئیں
اس طرح سے عرش تک پہنچایا اپنی آہ کو
رب گدا کو پل میں دے دے کج کلاہی کی سند
وہ تہی کیسہ کرے چاہے تو شاہنشاہ کو
واقفیت آدمی کو ذات سے اپنی نہیں
کیا پہنچ پائے گا وہ ربِّ جہاں کی تھاہ کو
قُربتِ محبوب (ﷺ) کی اِسرا میں رب کو چاہ تھی
اشتیاقِ دیدِ خالق تھا حبیبُ اللہ (ﷺ) کو
شہرِ سرکارِ جہاں (ﷺ) کو رب نے بخشا ہے وقار
بخش دی ہے اُس نے عزّت اس کے خس کو، کاہ کو
منزلِ قُربِ خدائے پاک میں پہنچا وہی
جس نے اپنایا رسولِ محترم (ﷺ) کی راہ کو
نورِ ایماں کر طلب محمودؔ اُس رحمان سے
روشنی جس نے عطا کی نجم و مہر و ماہ کو

☆☆☆☆☆

خدائے شہرِ من (جل جلالہ)

حمدِ خدا ہے میرے تخیّل کا فیصلہ
حق ہے خدا تو اس کے مظاہر ہیں حق نما

دُنیا جو ربِّ ہر دو جہاں نے ہے دی بنا
دلکش ہے، دل پذیر و دلآویز و دلکشا

تحمید تو ہے اپنی عقیدت پہ اکتفا
عظمت ہے رب کی، فہم سے ادراک سے ورا

مصروف اس میں گو ہے ہر اک صاحبِ ذکا
ممکن کہاں شمارِ عنایاتِ کبریا

کعبہ کا یا ہے ذکر دیارِ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا
محدود یوں بھی ہے مری سوچوں کا دائرہ

آغازِ کار کے لیے عادت رکھی سدا
اسمِ خدائے پاک سے کرتا ہوں ابتدا

بندے کو سب ہے ربِّ جہاں کا دیا ہُوا
"رحم، التفات، صبر، قناعت، ادب، وفا"

محمودؔ کے لیے ہے حضوری کا راستہ
بادِ نسیم صبح ہو، صرصر ہو یا صبا

☆☆☆☆☆

خدائے شہرِ من (جل جلالہ)

کلامِ خالق و مالک کی ایک اک آیت
ہر اک بشر کو ہے تعمیلِ حکم کی دعوت

خلاف ورزیٔ احکامِ کبریا جو کرے
اس آدمی کی قیامت میں آئے گی شامت

رسا نہیں کوئی رحمان کی حقیقت تک
ذکا و جودتِ افکار و دانش و حکمت

خُدا کے گھر نہ میں ہر سال کیوں پہنچ جاؤں
یہ لکھ چکا ہے مرے حق میں کاتبِ قدرت

وہ جس نے سیرتِ سرور (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اکتساب کیا
اسے نصیب ہوئی ذُوالجلال کی نصرت

یہ "ڈیلی گیشن آف پاور" نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو رب سے ہے
کہ مومنوں کے لیے ہیں وہ رحمت و رافت

بحکمِ رب ہو سرِ حشر پہلے دید نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)
"بلا سے، جو بھی رہے پھر حساب کی صورت"

خدا کرے، کہیں محمودؔ کو بھی مل جائے
جو پائی عامرِ چیمہؒ نے عزّت و عظمت

☆☆☆☆☆

خدائے سخن جل جلالہٗ

ثنا کے حرف ملے ذوالجلال کے صدقے
ہیں استعارے جلال و جمال کے صدقے

جو ثنویت کے تھے دعوے، وہ سارے ہو کے رہے
خدا کے باب میں عدمِ مثال کے صدقے

جو شہرِ خالق و مالک میں حاضری پہ ہُوا
مُیں زخمِ معصیت کے اندمال کے صدقے

بقیعِ پاک میں تدفین جو خدا بخشے
رہائی پاؤں اس ذوقِ مآل کے صدقے

کسی بھی کام میں اِفراط ہو، نہ ہو تفریط
مدد خدا کی ملے اعتدال کے صدقے

خدا کا ذکر محیطِ دل و نگاہ رہا
یہ آئنے تو بچے دیکھ بھال کے صدقے

خدا سے مانگ رہا ہے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی الفت
''ارے گدا! ترے حُسنِ سوال کے صدقے''

جنھیں رشیدؔ خدائے جہاں نے دوست کہا
دعائیں کرتا ہوں میں اُن رجالؒ کے صدقے

☆☆☆☆☆

خدائے سخن جل جلالہٗ

ہے معرفتِ ذات کی ہر بات دلنشیں
دلکش ہے اس میں جیت تو ہے مات دلنشیں

لیل و نہار و صبح و مسا، کوئی وقت ہو
پاؤ گے کعبہ کو ہمہ اوقات دل نشیں

شہرِ خدا کے خوب نشیب و فراز ہیں
مکّہ کے پائے سارے مضافات دل نشیں

خاکِ دیارِ خالقِ کونین، حبّذا!
ذرّات نور بار ہیں، ذرّات دلنشیں

ثور و حرا کے اوج نے بخشیں بلندیاں
مُزدلفہ دل پذیر ہے، عرفات دلنشیں

میزابِ زر کے نیچے، حطیمِ کریم میں
ہے اشکِ اِنفعال کی برسات دلنشیں

گزرے ہیں جو مظاہرِ فطرت کی جانچ میں
دلکش اک ایک دن ہے تو ہر رات دلنشیں

رب جہاں نے اپنی عنایات سے کیے
میری کتابِ زیست کے صفحات دلنشیں

سن پاؤ تم جو گوشِ حقیقت نیوش سے
تو ہیں فضائے مکّہ کے جذبات دلنشیں

بویا جو دل میں خانۂ کعبہ کی یاد میں
نخلِ خلوص کے ہیں سبھی پات دلنشیں

دلکش ہیں گیت نعتِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کے، یا ہوئے
حمدِ خدائے پاک کے نغمات دلنشیں

محمودؔ یوں تو تجھے ملے ہیں بہت، مگر
زمزم کی میں نے پائی ہے سوغات دلنشیں

☆☆☆☆☆

خدائے شہِ زمن جل جلالہ

ہیں نکاتِ وصلِ حق کاشانۂ احساس میں
کس لیے داخل صنم ہوں کعبۂ احساس میں

اعتراف شانِ رزّاقیتِ رزّاق سے
موج زن بحرِ کرم ہے جُرعۂ احساس میں

حمد پڑھنے والوں کی خاطر سمو دیتا ہوں میں
جاذبیت فکر و فن کی نقشۂ احساس میں

بحر و بر، شمس و قمر، ارض و سما کے ذکر سے
رب کی عظمت ہے عیاں نظّارۂ احساس میں

میں نے جب کھولی کتابِ نعتِ محبوبِ خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)
حمد کے نکتے ملے ہیں صفحۂ احساس میں

سوچ کے طائر نے پیدا کر دیا ہے آخرش
اشتیاقِ دید خالق خانۂ احساس میں

کر رہا ہوں میں بیانِ وحدتِ رحمان سے
حسنِ فطرت کے مظاہر قصّۂ احساس میں

حمدِ خلاقِ جہاں سے کُھل کے باہر آ گیا
جو وفورِ آگہی تھا پردۂ احساس میں

ہے تعطّر زا شمیمِ ذکرِ توحیدِ خدا
دل کی دھڑکن کا اثر ہے زُمرۂ احساس میں

کفر و الحاد و تشکّک کی جلیں گی ہڈیاں
عکسِ نورِ کبریا ہے شعلۂ احساس میں

عبدیت اپنی ہے، معبودیتِ غفّار ہے
یہ حقائق ہیں ہمارے لہجۂ احساس میں

ہیں بطورِ شاہکار قدرتِ رب مصطفیٰ (ﷺ)
لہجۂ جذباتِ دل میں، نغمۂ احساس میں

کینوس، مُوئے قلم، محمودؔ اور تصویرِ حمد
سات رنگوں کی دھنک ہے دیدۂ احساس میں

☆☆☆☆☆

خدائے شہِ زمن جل جلالہٗ

جہانوں پہ ہے دارائی خدا کی
ہے مخلوقات شیدائی خدا کی

جو کی محسوس یکتائی خدا کی
عبادت ہم نے اپنائی خدا کی

حقیقت سے سبھی ناآشنا ہیں
کسی نے رمز کہاں پائی خدا کی

بلایا مصطفیٰ (ﷺ) کو پاس اپنے
یہ لائی رنگ تنہائی خدا کی

کسی نے بھی، سوا محبوبِ رب (ﷺ) کے
نہیں دیکھی ہے زیبائی خدا کی

مظاہر میں کیا جس نے تدبّر
نہ اس کو بھی سمجھ آئی خدا کی

حدودِ وحدتِ رب کون جانے
تو سمجھے کون پہنائی خدا کی

رکیا اظہار جس کا مصطفیٰ (ﷺ) نے
ہے سب گہرائی گیرائی خدا کی
وفورِ اُنس کا ہوتا تھا اظہار
جو کرتے بات آقائی (ﷺ) خدا کی
ہمیں محبوب اپنا دے دیا ہے
یہ ہے اکرام فرمائی خدا کی
رسولِ پاک (ﷺ) نے محمودؔ ہر سُو
جہاں میں بات پھیلائی خدا کی

☆☆☆☆☆

خدائے شہرِ من (جل جلالہ)

ملی خُوشنُودی اس کو مصطفیٰ (ﷺ) کی
خدا کی جس نے بھی حمد و ثنا کی
خدا فہمی نہیں ہے کارِ دانش
یہاں پسپائی ہے فہم و ذکا کی
ہوئے وِردِ زباں اسماءِ حُسنیٰ
یہ ہے تسبیح ہر صبح و مسا کی
حضوری کا جو لاتی ہے سندیسا
کرم فرمائی ہے بادِ صبا کی
درِ مالک پہ پہنچو سر جھکائے
یہ پہلی شق ہے تغلیطِ انا کی
صلہ تُو حمد کا پائے گا رب سے
تجھے کچھ ہو نہ ہو خواہش جزا کی
یقیں محمودؔ گر توحید پہ ہے
تو کر تعمیل ہر حکمِ خدا کی

☆☆☆☆☆

خدائے شہرِ من جل جلالہ

دل میں نہ نورِ حق ہو تو یہ گھر ہے بے اساس
انوار پاشیٔ شہِ خاور ہے بے اساس

اللہ کے کرم پہ بھروسا جو ہے، تو پھر
اپنے لیے تو خدشۂ محشر ہے بے اساس

بنیادِ دیں ہے کعبۂ خلاقِ کائنات
دُنیا کا اور ایک اک منظر ہے بے اساس

جب ہیں اساس ربِّ جہاں کی عنایتیں
الحاد، کفر، ظلم و ستم، شر ہے بے اساس

حمد و ثنا کے قصر کی بنیاد ہے خلوص
فکر و خیال و خوابِ سخنور ہے بے اساس

اللہ کے کلام کی تاثیر کے طفیل
جادو جو ہے فضول تو منتر ہے بے اساس

جب خود خدا بھی، اس کے نبی (ﷺ) بھی رحیم ہیں
ناکردہ کاریوں کا تو دفتر ہے بے اساس

محمودؔ جب خدا کی مدد پر یقین ہے
ہیجان کیشیٔ دلِ مضطر ہے بے اساس

☆☆☆☆☆

خدائے شہرِ من جل جلالہ

(روی میں تمام مطلع)

وہ ہزار قسموں کے رنج و غم، مرے پیچھے جو تھے پڑے ہوئے
وہ بس اک وظیفے کی مار تھے، ٹلے وردِ اسمِ قدیر سے

جسے فہم رب نے عطا کیا، وہ جیے تو دیں کے لیے جیے
جسے شعر گوئی کا فن ملا، وہ ضرور حمدیں کہا کرے

رہِ اتباعِ رسول (ﷺ) پر کوئی بندہ دل سے جو چل پڑے
یہ ہے وعدہ ربِّ غفور کا کہ خدا خود اس کا محب بنے

ہے نظامِ رب مستقیم خط، فقط اس پہ انسانیت چلے
کہ بصورتِ خطِ منحنی ہیں جہاں کے دوسرے زاویے

یہ ہے فرض بندے پہ، دھیان سے وہ کلامِ ربِّ جہاں سُنے
سُنے اور سینے میں دے جگہ، اور اُس پہ دل سے عمل کرے

وہ جو دینِ رب کے لیے جیے، وہ جو دینِ رب کے لیے مَرے
وہ ہیں فرد دانش و علم میں، جنھیں کفر کہتا ہے سرپھرے

یہی التجا ہے رشیدؔ کی سبھی شاعرانِ عزیز سے
رہِ حمد و نعت پہ میں چلا، مرے ساتھ آپ بھی آیئے

☆☆☆☆☆

خدائے شہرِ من

ہوں حمد میں مضمون نئے، شعر زباں کے
اُسلوب نرالے نظر آئیں گے بیاں کے

خالق ہے، وہ رازق ہے جہاں بھر کا، ولیکن
آزاد ہے رشتوں سے، علائق سے جہاں کے

اللہ کی وحدت پہ یقیں اتنا ہے ہم کو
اڑتے ہیں پرخچے ظن و تخمین و گماں کے

موسم بھی بدلتا ہے خدا، جس طرح چاہے
اندیشے بہاروں کو ہیں یوں دورِ خزاں کے

بھیجا تھا جو قرآن کی صورت میں خدا نے
انساں متحمّل ہوئے اس بارِ گراں کے

محبوب (ﷺ) کو طے ایک ہی لمحے میں کرائے
تھے فاصلے صدیوں کے، زماں اور مکاں کے

اللہ کا محمودؔ جو اک شہر ہے، اس میں
پہلو نظر آتے ہیں سبھی امن و اماں کے

☆☆☆☆☆

خدائے شہرِ من

توسُّع فکر سے ارفع ہے خالق کی مشیّت کا
مری کب مقدِرت میں ہے بیاں قادر کی قدرت کا

تمنّا حمد کی تھی، ہاتھ آیا حرف مدحت کا
تو ہر اک شعر گوہر بن گیا سلکِ عقیدت کا

وہی ہے غلبہ والا، پیار والا، جاننے والا
عطا فرمانے والا ہے بصارت کا، بصیرت کا

عوالم اور نظاماتِ عوالم کا ہے وہ خالق
سوا اُس کے، کہاں لائق ہے کوئی بھی عبادت کا

وہی دیتا ہے مُردہ کھیتیوں کو زندگی پھر سے
کرم کرتا ہے دُنیا پر وہی بارانِ رحمت کا

زمیں پر سبزے کی صورت خدا نے دے دیا بستر
ہمیں سایہ عطا فرما دیا افلاک کی چھت کا

تصرُّف سے نہیں رب کے کوئی اک چیز بھی باہر
اثر ہر شے پہ، ہر لمحے پہ ہے قانونِ قدرت کا

خدا ہی کی ہے صناعی، اُسی کی خالقیت ہے
کہ صنعت گر ہے، صورت گر ہے وہ ہر ایک صورت کا
تنوّع کس طرح خالق نے شکلوں میں کیا پیدا
لگا سکتا نہیں ہے کھوج کوئی اس حقیقت کا
جو دی پہنائیاں اَجرامِ فلکی کو ہیں مالک نے
یہ لامتناہی کیا نقشہ نہیں دُنیائے حیرت کا
اسی نے زندگی دی ہے، وہی دیتا ہے کھانے کو
خدا ہے خالق و رازق جہاں کی ساری خلقت کا
وہی مختارِ مطلق ہے، وہی اسباب کا خالق
فقط ربِّ جہاں مالک ہے قدرت اور قوت کا
نبیؐ کے اُمتی جتنے ہیں، ان پر سایہ ہے رب کے
کرم کا، عفو کا، رحمت کا، اَلطاف و عنایت کا
جو ہو تعمیلِ احکامِ خدا تو مومنیت ہے
جو گزرے یادِ خالق میں، وہ لمحہ ہے سکینت کا
لگا دی مُہر جس کے دل پہ خلّاقِ دو عالم نے
نہیں اُس شخص پر ہوتا اثر وعظ و نصیحت کا

خدا کی حمد کی کوشش میں پتّا ہو گیا پانی
ہماری فکر کا، وُقعت کا، ہمّت کا، بضاعت کا
ترا اللہ کی آیاتِ تکوینی پہ ایماں ہو
ذریعہ ہے یہی انسان کی ذہنی بلوغت کا
میں جب رقصِ مسرّت میں پئے حرمین جاتا ہوں
نہ کیوں ہو شاق لمحہ طیبہ و بطحا سے رَجعت کا
حقیقت ہے مگر نادیدہ، رب نے تو کسی کو بھی
سوا محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے، بخشا نہیں اعزاز رُویت کا
یہی دیکھا کہ رب نے کی ہے مدحت سرورِ دیںؐ کی
کوئی تفسیری نکتہ جب بھی جانچا آیت آیت کا
مَیں کیوں گِنوانے بیٹھوں رب کے آگے حاجتیں اپنی
پتا محمودؔ خالق کو ہے میری ہر ضرورت کا

☆☆☆☆☆

خدائے شہرِ مَن جل جلالہ

"حضورِ خالقِ کُل استغاثہ کرتا رہتا ہوں"
مَیں یُوں ہر زخمِ عصیاں کا مداوا کرتا رہتا ہوں

ثنائے کبریا میں جال لفظوں کے نہیں بُنتا
قلم سے حالِ دل کو آشکارا کرتا رہتا ہوں

میں خود بھی قدرتِ رب کے مظاہر ہی کا حصہ ہوں
تماشا دیکھتا رہتا' تماشا کرتا رہتا ہوں

جو میں تعمیلِ اَحکامِ خدا پر دل سے راغب ہوں
جُنُودِ کفر کو گویا کہ پسپا کرتا رہتا ہوں

مدد کرتی ہے رب کی حمد میں نُدرت مضامیں کی
تنوّع اک ردائف میں بھی پیدا کرتا رہتا ہوں

"رَفَعنَا" کے اُلُوہی پیار ہی کی ترجمانی میں
حبیبِ خالقِ عالم (ﷺ) کا چرچا کرتا رہتا ہوں

مرا دعویٰ کبھی محمودؔ ہونا چاہیے یہ بھی
کہ جیسے حکم ہو رب کا' مَیں ویسا کرتا رہتا ہوں

☆☆☆☆☆

خدائے شہرِ مَن جل جلالہ

میں حمدِ رب میں ہوں مسرُور و دل شاد
یقیناً اس پہ فرمائے گا رب صاد

اگر چاہو کہ ہو اندوہ عنقا
کرو ایسے میں تم اللہ کو یاد

حقیقت ہے وہی، حق ہے، بجا ہے
کیا قرآں میں جو خالق نے ارشاد

جہانوں کا ہے خالق میرا مالک
اسی کی ہیں عوالم سارے ایجاد

نہ جاؤں گر درِ ربِّ جہاں پہ
کروں دربار میں کس کے مَیں فریاد

رہے مصروف نعت و حمدِ رب میں
مرے اجداد، مَیں اور میری اولاد

لگے ہیں تیری سُنّت پہ خدایا
درودِ پاک میں گھر بھر کے افراد

یہ بھی اللہ کا فضل و کرم ہے
چھیاسٹھ میری حمدوں کی ہے تعداد

ثنا کرتا ہے جو اُن کے خدا کی
فرشتوں سے نہ کیوں پائے گا وہ داد

کہیں گے نعت جو دل سے، انھیں رب
عطا فرمائے گا بخشش کی اَسناد

کرے گا آپ خالق اس کی نُصرت
''کریں جس کی رسولُ اللہ (ﷺ) امداد''

خدا کے حکم سے دوری نے ڈھائی
مسلمانانِ عالم پہ ہر افتاد

کیے اعمالِ مسلم پہ ہیں سایہ
یہ کفر و زندقہ، یہ شرک و الحاد

مرے خامے پہ ہیں محمودؔ حمدیں
مجھے رکھتا ہے اس میں میرا رب شاد

☆☆☆☆☆

خدائے شہِ زمن جل جلالہ

خدا کی اُن سے محبّت کی ایک یہ ہے سَنَد
یدِ نبی (ﷺ) کو خدا نے کہا ہے اپنا ید

خدا ہے باقی و دائم، رؤف و حیّ و ودود
ہر ایک چیز خدا ہی سے مانگتی ہے مدد

عطائے مالکِ ہر کائنات ہے لاریب
ہماری حکمت و دانش، ہمارے ہوش و خرد

وہی ہے صاحبِ قدرت، محافظ و نگران
جہاں پہ اُس کا تصرُّف ہے، وہ ہے ذاتِ اَحَد

ہر ایک چیز ہے مخلوق خالقِ کُل کی
طلوعِ صبحِ ازل تا غروبِ شامِ اَبَد

کسی نے زندگی بھر میں کہیں نہیں پائی
خدا کے لطف و عنایات و التفات کی حد

ہے مومنوں کے لیے ذُوالجلال کی تاکید
نہ کذب و زُور ہو لب پر، نہ دل میں بُغض و حَسَد

خدا کو ماننا یہ ہے کہ حکم بھی مانو
نہ دل میں رکھنا عزیزو! کسی سے کوئی کد
نظامِ زیست وہ اپناؤ جو خدا نے دیا
کرو جہاں کے ہر اک فلسفے کو فوراً رد
یہ کام وہ ہے کہ کرتا ہے آپ خالق بھی
نہ ہو گی روزِ قیامت درود خوان کی بھد
مری زبان پہ محمودؔ آیا نامِ خدا
سوال پہلا جو پوچھا گیا درونِ لحد

☆☆☆☆☆

خدائے شہِ زمن جل جلالہ

حمدِ خدائے پاک میں دیں ساتھ کیا لغات
خلّاقِ کائنات ہے وہ ربِّ کائنات
امداد گار ہو اگر وہ لاشریک ذات
جیتو ہر ایک رزم میں، کھاؤ کہیں نہ مات
سو بات کی کہی ہے قلندر نے ایک بات
سب مشکلوں سے دے گا ترا رب تجھے نجات
رکھ سامنے نبی (ﷺ) کی عنایت کے واقعات
حاصل رہے گا ربِّ دو عالم کا التفات
پیدا بھی تو ہیں ربِّ جہاں کے کیے ہوئے
تحمید خوانِ اُسی کے نہ کیسے ہوں شش جہات
اللہ نے تو سب کو بنایا ہے ایک سا
یہ دین ہے خدا کا، نہیں جس میں ذات پات
تعمیلِ حکمِ رب میں جو کوشاں رہے سدا
اُس شخص کی ہے کامیاب و کامراں حیات
محمودؔ حمدِ خالقِ عالم کہے سدا
اِس کام میں خدائے جہاں اس کو دے ثبات

☆☆☆☆☆

خدائے شہِ زمن ﷻ

رہے سر بسجدہ جو زاہد مسلسل
تو قدرت کے پائے شواہد مسلسل

جو توحیدِ خالق کے ہیں، بوالبشرؑ سے
چلے آ رہے ہیں عقائد مسلسل

جو عامل رہے دینِ سرکار (ﷺ) پہ ہم
تو رب سے ملے ہیں فوائد مسلسل

جو تعمیلِ حکمِ خدا میں رہیں ہم
رہیں ہوتے پورے مقاصد مسلسل

نبی (ﷺ) کے جو ہم نام لیوا ہیں، ہم پہ
کرم کیش ہے ربِّ واحد مسلسل

یہ اسرٰی میں ربّ و نبی (ﷺ) کا ملن تھا
وہ مشہود ہر دم، یہ شاہد مسلسل

بچاتا ہے ربِّ جہاں اُس کے شر سے
اگرچہ ہے ابلیس مُفسِد مسلسل

ملا ہے اسے حکم محبوبِ رب (ﷺ) کا
ہے محمودؔ یوں رب کا حامد مسلسل

☆☆☆☆☆

خدائے شہِ زمن ﷻ

قندیلیں انبیاءؑ کی جس نور سے جلی ہیں
کرنیں تمام اس کی مصروفِ روشنی ہیں

خلّاقِ ہر جہاں نے قرآن میں جو کی ہیں
باتیں وہ ساری ہم نے سرکار (ﷺ) سے سُنی ہیں

بندے خدا کے آگے مشغولِ بندگی ہیں
جتنے ہیں اور رشتے، وہ سارے عارضی ہیں

شاغلِ ثنائے خالق میں اہلِ دیں ہیں سارے
عصیاں شعار بھی ہیں ان میں، جو مُتّقی ہیں

بندے بھی ہیں خدا کے، میرے حضورِ اکرم (ﷺ)
محبوب بھی ہیں اُس کے، اُس کے رسول بھی ہیں

ہے کارفرما ان میں قدرت مرے خدا کی
فطرت کے سب مظاہر فطری ہیں، قدرتی ہیں

محمودؔ سارے پہلو وحدت کے تو بیاں کر
نکتے جو حمد کے ہیں، وہ سارے گُفتنی ہیں

☆☆☆☆☆

خدائے شہرِ من

خالق کی عنایت کی دوامی سی فضائیں
ہیں کعبۂ غفّار کی ٹھنڈی سی فضائیں

جانچے جو کوئی کعبے کی نوری سی فضائیں
پائے گا حضوری کی پیامی سی فضائیں

ہیں غارت و دہشت کی جو وحشی سی فضائیں
وہ شرک و تشکّک کی ہیں وقتی سی فضائیں

دُنیا میں کہیں اور نہ دیکھیں، نہ سُنی ہیں
جو مکّہ میں پائی ہیں انوکھی سی فضائیں

عالم کی ہوئیں ظلمتیں کافور انھی سے
اللہ کے گھر کی ہیں جو اُجلی سی فضائیں

مالک! تجھے معلوم ہے اب سارے جہاں میں
امریکا نے کر دی ہیں فسادی سی فضائیں

حرمین سے رجعت پہ ہُوا کرتی ہیں محسوس
لاہور میں محمودؔ حجازی سی فضائیں

☆☆☆☆☆

خدائے شہرِ من

میری عبودیت کی ہے تذلیل کا نشاں
ماتھے پہ رب کے حکم کی تعمیل کا نشاں

تطویل کا نشاں ہو کہ تقلیل کا نشاں
حمدِ خدا پہ ہو مگر تعدیل کا نشاں

ہے سیرتِ رسولِ خدا (ﷺ) میں بسا ہُوا
حُسنِ خدائے پاک کی تجمیل کا نشاں

محفوظ حرف حرف ہے قرآنِ پاک کا
تورات کا نہیں، نہیں انجیل کا نشاں

وَالنَّجم میں اشارے تو اِسرا کے ہیں کئی
ملتا نہیں ہے ڈھونڈے سے تفصیل کا نشاں

یروشلم تھا قبلہ، بنا کعبۂ خدا
سرکار (ﷺ) کی رضا میں ہے تحویل کا نشاں

دروازے سے ہو شہر میں داخل وہ بے دریغ
چاہے کوئی جو علم کی تحصیل کا نشاں

حرفِ غلط کی طرح مٹا بعدِ مصطفیٰ (ﷺ)
فرشِ زمیں پہ آمدِ جبریلؑ کا نشاں

جو حجۃ الوداع کے موقع پہ آئی تھی
آیت وہی تھی دین کی تکمیل کا نشاں

کعبے میں دیکھو اب بھی ابابیلوں کے پَرے
ملتا نہیں ہے صاحبانِ فیل کا نشاں

پایا ہے کیا شیشوں کے اندر، جنابِ من!
اللہ کے کلام کی ترتیل کا نشاں

حکمِ خدا کو چھوڑ کر روشن خیالیاں
یہ داغ وہ ہے جو بنا تذلیل کا نشاں

اللہ کے کرم سے ہے محمودؔ یہ یقیں
ہو گا بقیع میں مری ترحیل کا نشاں

☆☆☆☆☆

خدائے شہرِ مَن (ﷺ)

تھی عقیدت آشنائی دیدۂ نمناک میں
سر بخم خامہ رکھا حمدِ خدائے پاک میں

اپنے محبوبِ مکرم (ﷺ) کو بلایا عرش پر
در شبِ اسریٰ خدا نے کھول کر افلاک میں

جو بھی کچھ ہے، رحمتِ خلّاقِ ہر عالم سے ہے
کیا تدبُّر میں ہے، کیا ہے فہم، کیا ادراک میں

ہیں عطا فرمودہ سب خود خالقِ کونین کی
جو صفاتِ کبریا ہیں صاحبِ لولاک (ﷺ) میں

یہ بھی اک پہلو ہے خالق کے نبی (ﷺ) سے اُنس کا
صورتِ سُنّت میں رکھی ہے صحت مسواک میں

شہرِ مالک کی حیات افروز ہے آب و ہوا
زندگی محسوس کرتا ہوں خس و خاشاک میں

روشنی محمودؔ جن سے ہے یہ ہر سُو دہر میں
ایسی ہیں تابانیاں مکّہ کی خاکِ پاک میں

☆☆☆☆☆

خُدائے شہِ زَمَن (جل جلالہ)

قرطاس پہ سر میں نے رکھا جب بھی قلم کا
حرف اس نے لکھا رب کی عنایاتِ قِدَم کا

اتنا ہے اثر دل پہ مرے رب کے کرم کا
دوزخ کا کوئی خوف، نہ ہوکا ہے ارم کا

اندازہ کرے کوئی، یہ ممکن ہی نہیں ہے
اللہ کے اَلطاف و فیوضاتِ اَتَم کا

جب مالک و مختارِ جہاں قلب نشیں ہے
جُویا نہیں میں مال و زر و جاہ و حشم کا

تخلیق کیا ربِّ دو عالم ہی نے سب کو
کالا ہے یا گورا، ہے عرب کا یا عجم کا

اللہ نے توقیر ندامت کو عطا کی
موتی سرِ دامن جو گرا دیدۂ نم کا

افلاک نے دیکھا ہے کہ خم ہوتا رہا تھا
معبود کے دربار میں سر شاہِ امم (ﷺ) کا

عظمت بھی، جلالت بھی یہ لکھتا ہے خدا کی
اعزاز ہے یہ خامۂ تحمید رقم کا

رب کو ہے بہت جانِ پیمبر (ﷺ) سے محبّت
مفہوم یہی آیا نظر اُس کی قسم کا

احساس کے قرطاس پہ نقشہ جو کُھدا ہے
خالق کے حرم کا ہے تو سرور (ﷺ) کے حرم کا

کیوں دیکھے کسی اور طرف بندہ، خدایا!
"بندے کو بھروسا ہے ترے لطف و کرم کا"

چھے ماہ سے محمودؔ لیے بیٹھا ہوں دل پہ
ہے داغ جو مجبوریٔ حرمین کے غم کا

☆☆☆☆☆

خدائے شہِ زمن ﷺ

کر بندۂ خدا، تو عبادت کا اہتمام
اور طاعتِ خدائے جہاں کے علَم کو تھام
موسیٰؑ کی آرزو تو رہی آرزوئے خام
سرکار (ﷺ) کو بلایا خدا نے بہ احتشام
حکمِ نبی (ﷺ) سے ہے مرے معبود کے لیے
میرا رکوع و سجدہ، مرا قعدہ و قیام
ذکرِ خدا جو کرتا چلا ہے سُوئے حجاز
تقدیر اس کے ساتھ چلے کیوں نہ گام گام
جتنے حقوق رب کے ہیں، جتنے عباد کے
سچ ہے کہ ہیں وہ سب پئے اِفادۂ عوام
کی جس نے حکمِ رب سے نبی (ﷺ) کی مُتابعت
پائے گا بندہ صرف وہی اک بڑا مقام
چاہے اگر تو دُنیا و عقبیٰ میں بہتری
تعمیلِ حکمِ خالقِ کونین کر مُدام

ہم ہیں نفور اس پہ عمل سے بُری طرح
توتے کی طرح رٹتے ہیں اللہ کا کلام
تم ان سے بچ بچا کے، سُوئے کعبہ رُخ کرو
روشن خیالیوں نے بچھائے ہیں لاکھ دام
ممنوع رب نے کیا نہیں کی اس سے دوستی
خنجر بغل میں جس کے ہو، اور منہ میں رام رام
محمودؔ کے یہاں یہی معنیٰ سخُن کا ہے
نعتِ نبی (ﷺ) و حمدِ خدا کا ہو التزام

☆☆☆☆☆

خدائے شہرِ من (جل جلالہ)

حضورِ ربِّ جہاں میں جو سر بسجدہ ہُوا
درِ نوازش و اَلطاف و اِلتفات کُھلا

زباں پہ رکھّو تو "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی"
پھلا ہُوا نظر آئے گا نخلِ حمد و ثنا

گھٹا اُمڈتی ہوئی ہو کہ ہو سُبکتی ہَوا
ہر ایک سلسلہ خلّاق ہر جہاں سے چلا

درخت لیتے ہیں دھوپ اور روشنی سے غذا
تو انتظام ہے یہ بھی خدائے عالم کا

کرم سے جس کے، ہمیں خلعتِ وجود ملا
رکھیں نہ پیشِ نظر کس لیے اسی کی رِضا

کرو گے تم اگر اعادۂ دُرُوسِ وفا
تو لطف رب کی عنایات کا نہ کم ہو گا

یہ فکر و دانش و حکمت کا نور، فہم و ذکا
خدائے پاک کا انساں کو ہے عطا کردہ

ہمارے آقا و مولا حبیبِ رب (ﷺ) نے کہا
نہیں ہے سجدہ خدا کے سوا کسی کو روا

جو لب پہ حمد کا نغمہ تھا، دل میں خوفِ خدا
تو اس سے اپنے عمل کا ہر ایک چاک سِلا

کروں نہ کیسے مَیں محمودؔ اس کی حمد و ثنا
وہی کہ جس کے ہیں ارض و سما، خلا و ملا

☆☆☆☆☆

کیسی حکمت، کیا ریاضت اور کہاں کی معرفت
مصطفیٰ (ﷺ) سے پاؤ گے ربِ جہاں کی معرفت

بے نشاں کا ذکر ہو حق کے نشاں کی معرفت
بات ہو توحید کی حُسنِ بیاں کی معرفت

کون ہو حق تک رسا عشقِ بُتاں کی معرفت
کیسے پہنچو گے بہاروں تک خزاں کی معرفت

خالقِ ہر شے کے محبوبِ مکرّم (ﷺ) کے سوا
کس کو حاصل مالکِ کون و مکاں کی معرفت

پاؤ گے سب کچھ خدا کی خالقیت کے سبب
لم پہاڑوں کی ہو یا آبِ رواں کی معرفت

مُلتزم ہو یا حطیمِ کعبۂ ربِّ جہاں
پہنچو اُس جاتم نبی (ﷺ) کے آستاں کی معرفت

یہ بتایا غازی علمؒ الدینؒ کے کردار نے
پاؤ گے خوشنودیٔ رب اپنی جاں کی معرفت

مدحتِ خالق میں ہو محمودؔ دل بھیگا ہُوا
ہو گزارش آنکھ سے یا ہو زباں کی معرفت

☆☆☆☆☆

یہاں بھی رب کا تسلّط وہاں بھی اس کا ہے
مکاں بھی اس کا ہے اور لامکاں بھی اس کا ہے

پہاڑ اس کے ہیں، آبِ رواں بھی اس کا ہے
اسی کے دشت ہیں، ہر گلستاں بھی اس کا ہے

فرشتے رہتے ہیں تہلیلِ خالقِ کُل میں
تو مومنوں کی زباں پر بیاں بھی اس کا ہے

وہ ہر جگہ ہے ولیکن نظر نہیں آتا
وہ بے نشاں ہے مگر ہر نشاں بھی اس کا ہے

گلوں کو اس نے تعطّر عطا کیا ہر جا
یہ باغِ دُنیا بھی، باغِ جناں بھی اس کا ہے

خوشی بھی رب نے عطا کی ہے، رنج اسی نے دیا
جو شادماں ہے تو ناشادماں بھی اس کا ہے

خیال رکھتا ہے وہ اپنے گھر کے زائر کا
جو مکّہ پہنچا ہے، وہ میہماں بھی اس کا ہے

کلام اس کا زبانِ حضور (ﷺ) سے نکلا
کلامِ سرورِ کُل (ﷺ) ترجماں بھی اس کا ہے

اسی کا نور ہے محمودؔ ظاہر و باطن
جہاں میں سارا نہاں بھی، عیاں بھی اس کا ہے

☆☆☆☆☆

خُدائے شہِ زمن ﷻ

جو چراغ اُنس رب نے حمد کے کارن دیا
اُس دیے کو ہم نے اپنی آنکھ کا روغن دیا
اس کو خوش بختی نے اپنے ظلِّ رحمت میں رلیا
رب نے جس کو مسکنِ سرکار (ﷺ) میں مدفن دیا
وہ نگاہِ رب میں آیا، خلد کی جانب گیا
دینِ رب کے واسطے جس نے بھی تن من دھن دیا
جو لیے جاتا ہے کعبے کی طرف ہر حال میں
شہرِ سرکارِ جہاں (ﷺ) نے مجھ کو وہ بندھن دیا
پھول الفت کے کھلے جو دل میں تو رحمان نے
نعت و حمد و منقبت کا مجھ کو اک گلشن دیا
ہاتھ ہی میں نے اُٹھائے تھے نبی (ﷺ) کے نام پر
اپنی رحمت سے خدا نے بھر مرا آنگن دیا
دے رکھی ہے ہم نے اس کو ربِّ ہر عالم کی لو
طاقِ دل میں یوں رکھا ہے نعت کا روشن دیا
غم زدہ محمودؔ کیا ہوتا کسی بھی رنج سے
دوریٔ کعبہ نے لیکن نالہ و شیون دیا

☆☆☆☆☆

خُدائے شہِ زمن ﷻ

پہنچے گا جو با دیدۂ تر ایک مسافر
حرمین میں چاہے گا خضر ایک مسافر
ہر بار لٹاتا ہے درِ ربِّ جہاں پر
سو، دو سو ندامت کے گہر ایک مسافر
حرمین کو چلتا ہے تو کرتا ہے یقیناً
برداشت صعوباتِ سفر ایک مسافر
اللہ کے گھر میں تو کمی آ نہیں سکتی
اُس سمت کرم لاکھ، اِدھر ایک مسافر
اِس درجے کا ساجد ہے کہ مسجود کے گھر تک
میہوڑائے ہوئے پہنچا ہے سر ایک مسافر
ظلمات گزیدہ ہے مگر پائے گا آخر
بطحا و مدینہ کی سحر ایک مسافر
واپس جو ہُوا، دُنیا کو اُجلاتا رہے گا
اک شہرِ کرم کوش کا ہر ایک مسافر
نیّت سے جو عُمرے کی، سفر کرتا ہے محمودؔ
لیتا ہے سعادت کی ڈگر ایک مسافر

☆☆☆☆☆

خدائے شہرِ مزن ﷺ

خالق کے اشاراتِ کمالات کا عالم
ہے حمد میں حامد کی حکایات کا عالم

حرمین پہ چھاتا نہیں ظلمات کا عالم
راتوں کو بھی ہوتا ہے کہاں رات کا عالم

دل میں ہے پیمبر (ﷺ) کی وساطت کا حوالہ
ہونٹوں پہ ہے مالک کی مناجات کا عالم

معلوم خدا کو ہے کہ معراج میں کیا تھا
مہمان پیمبر (ﷺ) کی مدارات کا عالم

وہ دو تھے، کسی تیسری ہستی نے نہ دیکھا
خالق کی پیمبر (ﷺ) سے ملاقات کا عالم

جو خوفِ خدا اپنے دلوں میں نہیں رکھتے
وہ سامنے رکھتے ہیں مفادات کا عالم

اسماء مرے خالق کے، مری نوکِ زباں تھے
جب قبر میں تھا مجھ پہ سوالات کا عالم

کعبہ میں حضوری کے لیے یاد ہے ہم کو
آبارِ علیؓ، طیبہ کے میقات کا عالم

کیا تم کو بتاؤں کہ درِ رب پہ ہُوا کیا
اک پہلی نظر پڑتے ہی جذبات کا عالم

ہم کو تو ہمیشہ کے لیے یاد رہے گا
مُزدلفہ، منیٰ، مسعیٰ و عرفات کا عالم

ہیں مبنی بہ حق فضلِ خدا سے مری باتیں
آیا ہی نہیں ان میں تضادات کا عالم

محمودؔ کہاں ہم کو فراموش ہُوا ہے
وہ کعبۂ رحمان کی برکات کا عالم

☆☆☆☆☆

خدائے شہرِ من

انسان کی خِلقت میں جو قدرت ہے خدا کی
دراصل یہی رحمت و رافت ہے خدا کی

قوسین میں سرور (ﷺ) سے جو قربت ہے خدا کی
محبوبیت آقا (ﷺ) کی، عنایت ہے خدا کی

نازاں ہے وہ بندہ، جو عبادت میں مگن ہے
شاداں ہے وہ دل جس میں کہ چاہت ہے خدا کی

شفقت ہے رحیمی و کریمی کی صِفت میں
قہّاری و جبّاری میں ہیبت ہے خدا کی

مخلوق کے کام آئیں، کریں اس سے محبّت
اپنے لیے یہ ایک ہدایت ہے خدا کی

جاں دیں کے لیے دے کے جو خوش ہوتے ہیں بندے
ان کو یہ عطا کردہ سکینت ہے خدا کی

جاتا ہے وہ حرمین کے دیدار کی خاطر
خوش بخت وہی جس کو اجازت ہے خدا کی

ہو سکتا ہے علم اس کا تدبُّر سے ہمیں بھی
ہر حکم میں پوشیدہ جو حکمت ہے خدا کی

ہے اس کا فقط رحمتِ عالم (ﷺ) سے تعلُّق
جو دید ہے خالق کی، جو رُویت ہے خدا کی

پیغامِ نبی (ﷺ) اصل میں پیغامِ خدا ہے
سرکار (ﷺ) جو لائے ہیں، شریعت ہے خدا کی

ہم کو ہے وہی علم جو سرور (ﷺ) نے دیا ہے
معلوم خُود ان کو تو حقیقت ہے خدا کی

پہنائیاں آئی ہیں وجود اس کے کرم سے
"کونین کی وسعت میں حکومت ہے خدا کی"

یُوں حمد کا اور نعت کا محمودؔ ہے شاعر
یہ مقدِرت آخر کو ودیعت ہے خدا کی

☆☆☆☆☆

خُدائے شہِ زمن ﷺ

جو کعبہ کے دیدار سے سرشار رہے گا
کیوں رنج و الم میں وہ گرفتار رہے گا

کہ حمد تُو با دیدۂ نم تیری طرف کو
اَلطاف کا اک قُلزُمِ زخّار رہے گا

ہو گا نہ مُوَحِّد کا کوئی بال بھی بیکا
ابلیس تو گو در پئے آزار رہے گا

محشر سے بدکنے کی ضرورت ہی نہیں ہے
محشر میں تو اللہ کا دیدار رہے گا

تو سامنے دیوار پہ تصویر لگا لے
یوں خانۂ کعبہ سرِ اَبصار رہے گا

توفیق جسے دیں کی حفاظت کی ملے گی
مسرور وہ خوش بخت سرِ دار رہے گا

اللہ کے محبوب (ﷺ) سے جس کو ہوئی الفت
اسلام کا وہ شخص وفادار رہے گا

محمودؔ مرے ہونٹوں پہ تا روزِ قیامت
اللہ کے اَلطاف کا پرچار رہے گا

☆☆☆☆☆

خُدائے شہِ زمن ﷺ

خدا کے دین پر چلنے میں رحمت ساتھ رہتی ہے
عقیدت کی بدولت یہ سعادت ساتھ رہتی ہے

میں جب تسبیح کے دانوں پہ پوروں کو جھکاتا ہوں
تو اسمِ خالقِ عالم کی برکت ساتھ رہتی ہے

روا ہوتی ہیں ساری حاجتیں اس جا پہنچتے ہی
گو بطحا دیکھنے تک ہر ضرورت ساتھ رہتی ہے

میں حمد و نعت سے غافل کبھی اک پل نہیں رہتا
مرے پدرِ گرامی کی نصیحت ساتھ رہتی ہے

سفر کرتا ہوں جب بھی خانۂ کعبہ کی جانب کو
ندامت ساتھ رہتی ہے، خجالت ساتھ رہتی ہے

زباں حرکت میں لاتا ہوں جو مدحِ خالقِ کُل میں
حبیبِ خالقِ عالم (ﷺ) کی مدحت ساتھ رہتی ہے

درودِ پاک جب اللہ کی سُنّت میں پڑھتا ہوں
عشا کے وقت تک تو میری ہمّت ساتھ رہتی ہے

قلم کا سر ثنائے رب میں جب محمودؔ جھکتا ہے
تو رحمت مصطفیؐ کی، رب کی نُصرت ساتھ رہتی ہے

☆☆☆☆☆

خدائے شہرِ مَن

ہر مصیبت، ہر پریشانی میں ہے رب چارہ گر

درد کا درماں ہے ذکرِ مالکِ ہر خشک و تر

جو جھکاتا ہے فقط ربِّ جہاں کے آگے سر

زندگی اس کی گزرتی دیکھنا با کرّ و فر

ایک حرف ''کُن'' سے جب یہ سب بنا سکتا ہے وہ

کائناتیں کر بھی سکتا ہے خدا زیر و زبر

ابرِ لطفِ کبریا نے مجھ کو گھیرے میں لیا

میں جو حمدِ کبریا کرتا رہا با چشمِ تر

اتنی عظمت ربِّ عالم سے ملی محبوب (ﷺ) کو

تھا شبِ معراج خالق منتظر، وہ منتظر

دور کرتے ہیں علائق دُنیوی اسلام سے

رب نہ دے توفیق تو ہے مرحلہ دشوار تر

پہلے جتنا بھی جہاں میں تُو رہا بے اعتبار

مُلتزَم کے سامنے سجدے سے ہو جا معتبر

مالکِ کون و مکاں کے نور سے روشن ہوئے

کہکشاں و کوکب و خُورشیدِ رخشاں و قمر

جب مری پہلی نظر اُٹھی تھی بیتُ اللہ کو

شبنمی آنکھوں میں اُس سے جھلملائے تھے گہر

دل میں جب خوفِ خدا ہے اس میں آ سکتیں نہیں

منفعت کی چاہتیں اور خواہشاتِ مال و زر

احتسابِ حشر و میزاں پر تو دو رائیں نہیں

پر نبی (ﷺ) شافع ہیں، رب ناصر ہے تو پھر کیسا ڈر

اسمِ ربّ و مصطفیٰ (ﷺ) پر حرف آ سکتا نہیں

''کوئی اُس کے نام پر نُقطہ نہ ان کے نام پر''

اس حوالے سے تو ہے دونوں کا عالم ایک سا

''کوئی اُس کے نام پر نقطہ نہ ان کے نام پر''

حمدِ ربِ محمودؔ اور مدحِ رسولِ محتشم (ﷺ)

ہے یہی حکمت، یہی معراجِ فن، حُسنِ ہنر

☆☆☆☆☆

خدائے شہِ زمن

خدا ہے ظاہر و باطن کی ہر شے جاننے والا
وہی معبود برحق ہے، وہی ہے لائق سجدہ
وہی ہے صاحب قدرت، وہی ہے صاحب غلبہ
قوانین اس کے جو ہیں، وہ انھیں بدلا نہیں کرتا
نہیں ممکن کسی کا، اس کی کُنہِ ذات کو پانا
خیال اس باب میں ہے سب کا عاجز اور درماندہ
خدا ہے، جو ہے ادراک و تصوّر سے کہیں بالا
رگِ جاں سے جو ہے نزدیک تر، آنکھوں سے پوشیدہ
جہاں کے فلسفی کرتے رہے ہیں کاوشیں کیا کیا
خدائے پاک حدِّ عقلِ انساں میں نہیں آیا
خدا نے "کُن" کہا اور سب عوالم کر دیے پیدا
بغیرِ حکمِ خلّاقِ جہاں پتّا نہیں ہلتا
خدائے واحد و قدّوس و مُقسِط کا کوئی بندہ
عنایاتِ اُلوہی کا احاطہ کر نہیں سکتا

زمانہ ہو رہا ہے مستفید اس سے، مگر حاشا
خزانہ رحمت و شفقت کا رب کی، کم نہیں ہوتا
وہ جو مالک ہے ہر شے کا، ہے خالق لفظ و معنٰی کا
ہماری جان ہے اس ربِّ عالم کی عطا کردہ
حواسِ خمسہ کا بندوں کو رب نے دے دیا تحفہ
نہیں تو سارے "اَبکم" تھے، نہیں تو سارے تھے "اَعمٰی"
ہر اک کام اُس کا ہر اک نقص سے ہے پاک اور بالا
تکبّر صرف ذاتِ خالقِ عالم کو ہے زیبا
کیا ہے باقی و قیّوم و قادر ہی نے سب پیدا
نظر جو اختلاف آتا ہے اَلوان و طبائع کا
فرشتوں کی زبانوں پر بھی ہے اُس شخص کا چرچا
گزرتا ہے خدا کی بندگی میں جس کا ہر لمحہ
بُتوں سے کر دیا سرکارِ والا (ﷺ) نے صفا کعبہ
کہ بیتُ اللہ آخر تلک بیتُ الصَّنم رہتا
رقم کرتے ہوئے نعتیں، ہُوا جو حمد کا القا
تو میں نے بھی ثنائے خالقِ عالم کو اپنایا

کہیں یہ خواب اُس کے نام لیواؤں کا ہو پورا
جہاں میں مالکِ عالم کے دینِ حق کا ہو غلبہ
زمیں پر کبریا نے جب حبیب پاک (ﷺ) کو بھیجا
"ستارہ بن کے ہر ذرہ زمیں کا عرش پر چمکا"
بُتانِ حرص سے محمودؔ اس کو پاک ہی رکھنا
جو کعبہ دل کا ہے، یہ بھی تو گھر ہے ربِّ العزّت کا

☆☆☆☆☆

خُدائے شہرِ مَن (جل جلالہ)

کرتا ہوں حمد سے جو خیالوں کو خوشنما
رب نے کیا ہے میرے مقالوں کو خوشنما
سعی و طواف کرتے ہوئے میں لگن کے ساتھ
پاتا ہوں اپنے پاؤں کے چھالوں کو خوشنما
سجدہ حطیم میں جو کیا، اس نے کر دیا
سارے عبادتوں کے حوالوں کو خوشنما
دیکھو انھیں جو غور سے تو ہیں کریہہ تر
سمجھو کبھی نہ کفر کی چالوں کو خوشنما
بنیاد جن کی وحدتِ ربِّ جہاں پہ ہو
پاؤ گے ایسے نور کے ہالوں کو خوشنما
دینِ خدائے ہر دوسرا نے دیا قرار
حضرت بلالؓ کے سے سب کالوں کو خوشنما
جو تیسرا سوال نکیرَین نے کیا
اس نے کیا ہے سارے سوالوں کو خوشنما
محمودؔ کی نگاہ نے دائم دیا قرار
تحمید خواں حمیدہ خصالوں کو خوشنما

☆☆☆☆☆

خدائے شہ مرسل ﷺ

معرفت ربِّ دو عالم کی ہے عرفانِ حیات
گلشنِ حمدِ خدا ہے باغِ خندانِ حیات

مَیں رہا ہوں حامدِ رحمان دورانِ حیات
اس سے بڑھ کر اور کیا مجھ پر ہو احسانِ حیات

کیوں ہو یہ سرتابیِ احکام سے ظلمت نصیب
مستنیرِ نورِ رب ہے رُوئے تابانِ حیات

یہ جو میرے گلشنِ اشعار میں ہیں خوشبوئیں
حمد و نعت و منقبت سے پُر ہے بُستانِ حیات

مانتا ہوں جب میں معبودیّتِ ربِّ جہاں
میری عبدیّت بفضلِ رب ہے عنوانِ حیات

حمد سے بے گانگی کا اس پہ ملبا مت گرے
مُنہدم ہوتا نظر آتا ہے ایوانِ حیات

جو قدم اُٹھے، وہ تقلیدِ پیمبر (ﷺ) میں اُٹھے
حاشا، بگٹٹ دوڑنے کو کب ہے میدانِ حیات

میں ثنا آقا (ﷺ) کی کرتا ہوں بحکمِ کبریا
مجھ کو ہاتف نے یہ پہنچایا ہے فرمانِ حیات

میں رہوں یا رب! تری تعریف میں رطبُ اللّساں
روح پر جس وقت تک حاوی ہے زندانِ حیات

کتنی ہیں احکامِ خالق پر عمل کی صورتیں
اتنا تو ظاہر کیے دیتی ہے میزانِ حیات

یوں بھی تو محمودؔ مجھ کو زندگی سے پیار ہے
ہے ثنائے خالقِ کونین فیضانِ حیات

☆☆☆☆☆

خُدائے شہِ زمن (جل جلالہ)

خدا کا عبد گر دل سے کوئی انسان ہو جائے
تو دُنیا اس کا رُتبہ جان کر حیران ہو جائے

وہ جس کو سرورِ کونین (صلی اللہ علیہ وسلم) کا عرفان ہو جائے
وہی تو ہے کہ جس پر رحمتِ رحمان ہو جائے

کرے تسبیح رب کے نام کی وجداں کی پوروں پر
تو تجھ پر راہِ فردوسِ بریں آسان ہو جائے

جو تُو یہ جان لے ہے جان مالک کی عطا کردہ
تو جاں دیں کے لیے دینا ترا ایمان ہو جائے

شبیہِ خانۂ کعبہ کہیں یادوں میں دُھندلائے
تو میرا خانۂ قلب و نظر ویران ہو جائے

جہاں کی نعمتوں کی کیا کمی اُس خُوش مُقدّر کو
جو کوئی مالکِ کونین کا مہمان ہو جائے

سمجھنے اور عمل اَحکام پر کرنے سے قاصر ہوں
تو کیا ہے، حفظ جو ہر پارۂ قرآن ہو جائے

جو دستور العمل سمجھے کلامِ خالقِ کُل کو
وہ پائے خوشیاں، اُس کو زندگی آسان ہو جائے

میں جب نعت و مناقب کی کسی صورت کو اپناؤں
مرے اشعار کا تمہید ربّ عنوان ہو جائے

سنائے تُو جو حمد و نعت کے محمودؔ اُسے نغمے
ترا ممنونِ احساں لازماً رضوان ہو جائے

☆☆☆☆☆

خدائے شہرِ من (جل جلالہ)

جس کے لب پر ہو ثنا و مدحتِ ربِّ جہاں
حشر میں اس کو ملے گی قربتِ ربِّ جہاں

ہے یہی تحریرِ کلکِ قدرتِ ربِّ جہاں
سب عوالم ہیں رہینِ منّتِ ربِّ جہاں

بعثتِ سرکار (ﷺ) میں ہے حکمتِ ربِّ جہاں
ہے درودِ پاکِ سرور (ﷺ) سُنّتِ ربِّ جہاں

ہیں مجسّم سرورِ کُل (ﷺ) رحمتِ ربِّ جہاں
فقرِ سرور (ﷺ) نے عیاں کی شوکتِ ربِّ جہاں

ہو گی حاصل صادقوں کو قربتِ ربِّ جہاں
کاذبوں کے واسطے ہے لعنتِ ربِّ جہاں

ابتدا اس کی نہ کوئی ہے، نہ اس کی انتہا
عقلِ انساں سے ورا ہے عظمتِ ربِّ جہاں

جان حفظِ حُرمتِ سرکارِ عالم (ﷺ) میں جو دی
ہو گئی عامرؔ کو حاصل نُصرتِ ربِّ جہاں

کیا کہے محمودؔ اسرا کی حقیقت میں رکھ تھی
خلوتِ ربِّ جہاں میں جلوتِ ربِّ جہاں

☆☆☆☆☆

خدائے شہرِ من (جل جلالہ)

خدا کو شعرِ مدحِ سرورِ کون و مکاں (ﷺ) بھایا
رسولِ پاک (ﷺ) نے حمدِ خدا پر مجھ کو اُکسایا

اَنا کے خول میں شاعر پھنسے رہتے ہیں، پر میں نے
خدا کی حمد سے پہلے انا کے قصر کو ڈھایا

مقابل مجھ تہی کیسہ کے، قارونِ جہاں کیا ہے
ہے حمد و نعتِ سرکارِ مدینہ (ﷺ) میرا سرمایہ

قناعت کی جنھیں توفیق دی ربِّ دو عالم نے
زر و مالِ جہاں کو اُن ہی بختوں نے ٹھکرایا

وساطت تو درودِ پاکِ سرور (ﷺ) ہی کی تھی جس نے
دعا کو بارگاہِ خالقِ عالم میں پہنچایا

عبادت کے لیے ہر بار کعبہ کو گیا، لیکن
حقیقت یہ ہے، میں خالق کو بھی نعتیں سنا آیا

گیا محشر کا ڈر دل سے، کرم سے ربِّ اکبر کے
''گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا''

خدا پر اس کا ایماں تھا، زباں پر حمد جاری تھی
مسلماں اس طرح محمودؔ عصیاں کوش کہلایا

☆☆☆☆☆

خدائے شہِ زمن (جل جلالہ)

تُو حمد کر کے، پائے گا الطاف ذات اور
پُرنور ہوں گے تیرے نقوشِ حیات اور
مُنصِف تو ذُوالجلال ہے، پر ہے کریم بھی
آوازِ عدل اور ہے، حرفِ نجات اور
کھاتے ہیں رب کا سب مگر ہے ماننا الگ
مُلحِد کی بات اور، مسلماں کی بات اور
حکمِ خدا پہ وارنا جاں کو ہے زندگی
جیت اور اس حوالے سے ہے، اور مات اور
توحید آشنا ہے ہر اک شخص بُت شکن
اور جلبِ منفعت کے ہیں لات و منات اور
جو حامدِ خدا ہے، وہ یہ سوچ لے کہ ہے
دل کی زبان اور، نکاتِ لُغات اور
تعریف میں مگن ہیں جواس کے حبیب (ﷺ) کی
خالق کا ان پہ ہو گا نہ کیوں التفات اور

ہے طُور و لامکاں میں بہت فرق، دوستو!
حُسنِ صفات اور ہے، اور حسنِ ذات اور
محمودؔ صرف زندگی اس کی عطا نہیں
ہیں لطفِ رب کی ایسی بہت سی جہات اور

☆☆☆☆☆

خدائے شہرِ من

خالق ہر ہر جہاں ہر کام میں تنہا ہُوا
حاکمِ کونین نے جس وقت جو چاہا، ہُوا

رب نے جو وعدہ کیا، ہر حال میں پُورا ہُوا
ہم نے جو وعدے کیے تھے رب سے، اُن کا کیا ہُوا

جب مدد کے واسطے میں نے پکارا ہے اسے
جو غم و اندوہ و درد و رنج تھا، عنقا ہوا

کبریا کے اب تو گھر تک کو بھی دیکھ آیا ہوں مَیں
نقش جو دل پہ عطا کا تھا، وہ اب گہرا ہوا

جس نے بھی وحدانیت خالق کی دل سے مان لی
دو جہاں میں اس ولیؒ اللہ کا چرچا ہوا

بے نہایت کیوں عنایت اس پہ خالق کی نہ ہو
ہو درودِ پاکِ سرور (ﷺ) سے جو گھر مہکا ہوا

حمد لکھنے کو قلم فی الفور میں نے لے لیا
میرے دل میں یہ خیالِ خوش جُونہی پیدا ہوا

باقی سب آنکھوں کو تابِ جلوۂ مالک کہاں
صرف ربِ سرکارِ ہر عالم (ﷺ) کا ہے دیکھا ہوا

جو خدا و مصطفیٰ (ﷺ) سے دور ہے، دشمن ہے وہ
جس کا ایماں ہے نبی (ﷺ) و رب پہ، وہ اپنا ہوا

میرے مالک! آج کا انساں ہے جانے کس لیے
جلبِ جاہ و منفعت کے جال میں اُلجھا ہوا

آج لب تو ذاکرِ خالق ہیں لیکن دل نہیں
رنگ لگتا ہے زمانے بھر کا اب بدلا ہوا

مادحِ سرکار (ﷺ) تو محمودؔ میں پہلے سے تھا
حامدِ رب بھی ہُوا ہوں، یہ بہت اچھا ہُوا

☆☆☆☆☆

خُدائے شہِ مَن (جل جلالہ)

رکھے حرکت میں کچھ اس طرح سے ہر پل دریا
کبھی فرمائے نہیں رب نے معطّل دریا

تیز ہوں حکمِ خدا پر کہ وہ آہستہ چلیں
چلتے رہتے ہیں بہ ہر لحظہ مسلسل دریا

رب کی رحمت کے تسلسُل کو نظر میں رکھو
بند پایا ہے سمندر، نہ مُقفّل دریا

اک نظام ایسا دیا میرے خدا نے ترتیب
یہ بُخارات، فضا اور یہ بادل، دریا

جب خدا لاتا ہے سیلاب تو ہم دیکھتے ہیں
ایک کر دیتے ہیں ایسے میں تو جل تھل دریا

مرضیِ خالقِ عالم کے ہیں تابع سارے
نامکمل یہ ندی نالے، مکمّل دریا

ربُّ الارباب نے یوں سب کی بجھائیں پیاسیں
لطف و اکرام کا ہیں احمدِ مُرسل (صلی اللہ علیہ وسلم) دریا

خالقیّت کی ہے محمودؔ جہاں میں تنظیم
سارے یہ دشت و جُبل، وادیاں، جنگل، دریا

☆☆☆☆☆

خُدائے شہِ مَن (جل جلالہ)

یہ یاد رکھنا، تمھیں جو بھی کچھ کہیں سے ملا
مُغیث و مُقسِط و مَنّان سے، مُعیں سے ملا

سُرورِ حمدِ خدا خوشبوؤں کے ساتھ ہمیں
گلاب و لالہ و نسرین و یاسمیں سے ملا

بھرا جو روح کا دامن خدا نے رحمت سے
تو موتی چشمِ خجالت کا آستیں سے ملا

خوشا کہ ایک دن مکہ کی خاک تھامے ہوئے
بگولا میرے سر و رُخ سے اور جبیں سے ملا

اُٹھی نظر جونہی میزاب کی طرف میری
سحابِ لطفِ خدا چشمِ شرمگیں سے ملا

نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی معرفت خلّاقِ کائنات نے دی
خدا کی ذات کا عرفان شاہِ دیں (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ملا

میں حمد و نعت کو کہتا ہوں لازم و ملزوم
یہ نکتہ نکتہ رس و نکتہ آفریں سے ملا

☆☆☆☆☆

خدائے شانِ مَن (جل جلالہ)

مسرّت مجھ کو حاصل ہے ثنائے ربِّ رحماں میں
در آئے کیسے غم میرے دلِ شاداں و فرحاں میں
رقم حق کو سمجھ پائے، ادا حقِ ثنا کر لے
نہیں ہے فی الحقیقت یہ بشر کی حدِّ امکاں میں
خدا نے زندگی دی ہے، اسی نے ہر خوشی دی ہے
یہی آقا (ﷺ) نے فرمایا، یہی دیکھا ہے قرآں میں
خدا کے حکم پہ ٹیبوڑاؤ جو تعمیل کی گردن
تمھارے حُسنِ عقبیٰ کی سہولت ہے اسی "ہاں" میں
حقیقت دل کی دھڑکن کی نہیں اس کے سوا کوئی
ہے وردِ اسمِ خلّاقِ زمانہ قلبِ رقصاں میں
ہمیں دُنیا میں آتی ہیں نظر دیگر صفات اس کی
جلالِ کبریا دیکھیں گے سب محشر کے میداں میں
نہاں ہے عبدیت میری تو معبودیتِ خالق
"نظر میں، قلب میں، آنکھوں میں، تن میں، روح میں، جاں میں"

رحیمی اور غفاری پہ خالق کی، بھروسا رکھا!
جہاں بھی ہو۔ لحد میں، حشر میں یا باغِ رضواں میں
پیمبر (ﷺ) سے نکلوا مجھ کو یا رب! اس مصیبت سے
دھنسا رکھا ہے مجھ کو نفس نے تو قعرِ عصیاں میں
مجھے ملتا ہے جب ہر سال پینے کے لیے زمزم
مرے نزدیک تو رکھا نہیں کچھ آبِ حیواں میں
اسے کہتا ہوں رب کا فضل اور سرکار (ﷺ) کی رحمت
طلب کی جو بھی شے، پائی ہے وہ فی الفور داماں میں
بُلاوا تجھ کو جو حرمین سے محمودؔ آتا ہے
کرم اللہ کا ہے اس نویدِ وصل ساماں میں

☆☆☆☆☆

خدائے شہرِ مَن (جل جلالہ)

معصیت کوشی کا جب مجھ کو مآل آیا نظر
پیشِ رب چہرے پہ آبِ انفعال آیا نظر

کعبہ دیکھا تو مجھے رب کا جلال آیا نظر
مسکنِ سرکار (ﷺ) میں اُس کا جمال آیا نظر

جس نے سر اپنا جھکایا ربُّ العزّت کے حضور
اُس بشر کی زندگی میں اعتدال آیا نظر

جب کلامِ خالقِ اکبر کو ہاتھوں سے چھُوا
زخمِ عصیاں کا اُسی دم اندمال آیا نظر

گڑگڑاتا تھا پکڑ کر کعبہ کی چوکھٹ کو میں
خواب میں بھی بس یہی اچھا خیال آیا نظر

کلمۂ توحید ہونٹوں پہ مرے جاری ہُوا
جب درونِ قبر کوئی بھی سوال آیا نظر

وہ خدائے پاک کے حفظ و اماں میں آ گیا
ایک جب کعبے پہ کوئی شخص ڈال آیا نظر

رات اسرا کی تھی جب، آقا (ﷺ) کو حسنِ کبریا
بے عدیل و بے نظیر و بے مثال آیا نظر

اپنے آقا (ﷺ) کے وسیلے سے خدا سے عرض کی
کام جب محمودؔ کو کوئی محال آیا نظر

☆☆☆☆☆

خدائے شہرِ مَن (جل جلالہ)

میں حمد کہہ کے یُوں ہُوا مسرُور خود بخود
اندوہ و ابتلا ہوئے کافور خود بخود

کعبہ کے مُلتزَم پہ نظر کو جما کے دیکھ
دل میں اُترتا جائے گا اک نور خود بخود

پڑھ کے درودِ پاک، کہا کر خدا کی حمد
ہر شعر ہو گا دہر میں مشہور خود بخود

ربِّ جہاں کے جلوے کی تھی اک کرن فقط
دیکھا اُسے تو جلنے لگا طور خود بخود

کرتے رہے جو کام نبی (ﷺ) رب کے حکم سے
بنتا گیا ہے دین کا دستور خود بخود

وہ تو ہوئی نصیب سفارش حضور (ﷺ) کی
ہوتی نہ عرضی رب سے تو منظور خود بخود

جس کے عمل میں طاعتِ ربِّ قدیر ہے
ہوتے ہیں اس سے رنج و بلا دور خود بخود

محمودؔ تُو جو یادِ خدا میں مگن ہُوا
مُبرُوک خود بخود ہُوا، مُبرُور خود بخود

☆☆☆☆☆

نعت کے موضوع پر دُنیا میں سب سے زیادہ کام کرنے والے

(شاعرِ نعت) راجا رشید محمود کے

۴۵ مطبوعہ مجموعہ ہائے نعت (اردو)

ورفعنا لک ذکرک	حدیثِ شوق	منشورِ نعت
سیرتِ منظوم	۹۲	شہرِ کرم
مدیحِ سرکار ﷺ	قطعاتِ نعت	حیّ علی الصلوٰۃ
مخمساتِ نعت	تضامینِ نعت	فردیاتِ نعت
کتابِ نعت	حرفِ نعت	نعت
سلامِ ارادت	اشعارِ نعت	اوراقِ نعت
مدحتِ سرور ﷺ	عرفانِ نعت (صوبائی نعت ایوارڈ)	دیارِ نعت
تسبیحِ نعت	صباحِ نعت	احرامِ نعت
شعاعِ نعت	دیوانِ نعت	منتشراتِ نعت
منظومات	تجلیاتِ نعت	وارداتِ نعت
بیانِ نعت	مینائے نعت	حمد میں نعت
التفاتِ نعت	عنایتِ نعت	مرقعِ نعت
نیازِ نعت	بستانِ نعت	سرودِ نعت
تابشِ نعت	صدائے نعت	منہاجِ نعت
متاعِ نعت	قندیلِ نعت	ذوقِ مدحت

............ان مجموعہ ہائے نعت میں موجود کاوشیں............

حمدیں = ۲	حمدونعت = ۲	قطعات = ۵۸۹
غزل کی ہیئت میں نعتیں = ۲۲۳۰		ان میں موجود اشعار = ۲۳،۹۲۴
فردیات = ۲۲۳۳	مخمسات = ۲۶	تضمینیں = ۵۳
نظمیں = ۱۳	مثلث = ۳ (۲۷ بند)	مسدس = ۵ (۱۸ بند)
	مربع = ۱ (۷ بند)	

............ان ۴۵ مجموعہ ہائے نعت کے صفحات = ۵۰۲۰............

شاعرِ نعت کے مطبوعہ مجموعہ ہائے نعت (پنجابی)

نعتاں دی اَتّی (صدارتی ایوارڈ)　حق دی تائید　ساڈے آقا سائیں ﷺ

............صفحات = ۲۴۸

مطبوعہ مجموعہ ہائے حمد

....

سجود تحیّت　خدائے شہِ زمن

............صفحات = ۲۴۸............

....

تحقیقِ نعت (مطبوعات)

پاکستان میں نعت	خواتین کی نعت گوئی
غیر مسلموں کی نعت گوئی	نعت کیا ہے؟
اقبالؒ واحمد رضاؒ: مدحت گرانِ پیغمبرؐ	انتخابِ نعت
مولانا ظفر الدین خیوریؒ اور ان کی نعت گوئی	مقدمہ "نعت کائنات"

اُردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ جلد اول جلد دوم

صفحات = ۲۴۲۲

۱۹۹۷ میں نعت کے موضوع پر گرانقدر تحقیق کرنے پر صدارتی ایوارڈ ملا۔ موضوع کا واحد ایوارڈ

....

تخلیقِ مناقب

مناقبِ صحابہؓ

(عنوانات: حمدِ باری تعالیٰ۔ نعتِ حبیبِ کبریا ﷺ۔ آباءِ سرکارؐ۔ مومنِ اوّل۔ اُمّہاتِ المومنینؓ۔ پنجتن پاکؑ۔ بنات النبی۔ اصحابِ رسولؐ۔ خلفاءِ راشدین۔ حضراتِ شیخینؓ۔ عشرۂ مبشرہؓ۔ دامادانِ پیغمبرؐ۔ حضراتِ حسنینؓ۔ صحابۂ کرامؓ۔ انصارِ مدینہ۔ غلامانِ سرکار ﷺ۔ شاعرانِ دربارِ رسول ﷺ۔ اصحابِ صُفّہ۔ صحابہ واہلِ بیت۔ صحابیات)

............صفحات = ۲۴۲

تدوین نعت (مطبوعہ کاوشیں)

تدوین حمد

تدوین مناقب

ماہنامہ "نعت" لاہور کی جنوری ۱۹۸۸ سے دسمبر ۲۰۰۷ تک باقاعدہ اشاعت کے ۲۰ سال = ۲۶۵۸۰ صفحات

بیسیوں مقالاتِ نعت، دینی، ادبی اور تنقیدی مقالات، متفرق احادیث کی تشریح "حسبِ دستور" اور "مطلوع" کے کالم، کتب سیرت النبی ﷺ میں پائے جانے والے بعض تسامحات کی تحقیق و تفتیش کے ساتھ مضامین و مقالات، تحقیقی انداز میں لکھے گئے مقالات، تصوف، صحابہ کرام، اولیاء عظام اور صلحائے امت کی منثور رداحی۔
(ایوان نعت رجسٹرڈ کے صدر، سید ہجویر نعت کونسل کے چیئرمین، مجلس تحسین رجسٹرڈ اور انجمن خادمانِ اردو کے جنرل سیکرٹری، ایوان درود و سلام، نعت کدہ، تحریک فلاح اور ایوان سیرت کے بانی)

دیگر موضوعات

سیرت رسول خیر ﷺ

اسلامیات

تراجم (انگریزی اور عربی سے)

نصابیات

۱۹۸۷ء "درسی کتاب" برائے جماعت اول کے مصنف اول ۱۹۸۸ء درسی کتاب برائے جماعت دوم کے مصنف اول
موجودہ "میری کتاب" برائے جماعت دوم کے مصنف اول موجودہ "اردو کی ساتویں کتاب" کے ایڈیٹر
۱۹۶۸ء سے ۱۹۹۵ء تک اردو کی نصابی کتب کے ایڈیٹر

بچوں کے لیے نظمیں

تاریخ / پاکستانیات

سفرنامے

۱۹۹۹ کا صوبائی سیرت ایوارڈ

تمام تصانیف و تالیفات کے مجموعی صفحات = ۲۶،۵۶۷

شاعرِ نعت کے اعزازات

1- قومی سیرت کانفرنس ۱۹۸۸ء میں "منتاں دی اَتّی" (پنجابی مجموعۂ نعت) پر صدارتی ایوارڈ بدست غلام اسحٰق خاں (صدرِ مملکت)

2- قومی سیرت کانفرنس ۱۹۹۷/ ۱۴۱۸ھ میں نعت کے موضوع پر گرانقدر تحقیقی کام کرنے پر خصوصی صدارتی ایوارڈ بدست محمد نواز شریف (وزیر اعظم)۔ یہ واحد ایوارڈ ہے جو آج تک دیا گیا۔

3- ۸ جولائی ۱۹۹۹ کو صوبائی سیرت کانفرنس (لاہور) میں سیرت ایوارڈ

4- ۱۴ مئی ۲۰۰۳ (۱۱ ربیع الاول ۱۴۲۴ھ) کو صوبائی سیرت کانفرنس میں مجموعۂ نعت "عرفانِ نعت" پر صوبائی نعت ایوارڈ

5- ۱۹۸۵ میں مرکزی مجلسِ حسّان قصوری کی طرف سے نعت ایوارڈ

6- روزنامہ جنگ اور ہمدرد کتب خانہ لاہور کی طرف سے "اشاعتِ نعت" پر نعت ایوارڈ (۱۹۹۳)

7- پاکستان نعت اکیڈمی' کراچی کی طرف سے فروغِ نعت کی منفرد اور نمایاں خدمات انجام دینے پر سلور جوبلی ایوارڈ (۱۴ نومبر ۱۹۹۳)

8- روزنامہ جنگ اور ا لجویری کالجز کی طرف سے نعت ایوارڈ (۱۹۹۵)

9- روزنامہ جنگ اور ہمدرد کتب خانہ کی طرف سے "تحقیقِ نعت" پر خصوصی ایوارڈ (۱۹۹۴)

10- ۲۴ نومبر ۱۹۸۸ کو شاہ جیلاں قراءت و نعت کونسل پاکستان کی طرف سے نعت کے سلسلے میں گرانقدر خدمات پر دا تا دربار میں دستار پوشی

11- ۳۱ مارچ ۱۹۹۶ کو "نشانِ سپاس" بدست رفیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ

12- ۷ جولائی ۱۹۹۸ کو "حرفِ سپاس" بدست جسٹس میاں محبوب احمد (چیف جسٹس شریعت کورٹ پاکستان)

13- انجمن ترقی اُردو کی خصوصی تقریب میں ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۷۰ کو قومی زبان کے لیے نمایاں خدمات انجام دینے پر "نشانِ سپاس"

14- ۱۱ رمضان المبارک ۱۹۹۳ کو میر خلیل الرحمٰن فاؤنڈیشن کی طرف سے عمرے کا ٹکٹ

15- نومبر ۲۰۰۵ میں بزمِ نعت وار برٹن کی طرف سے "حفیظ تائب نعت ایوارڈ"

16- ۱۹۹۱ میں اُردو قاعدہ برائے جماعت اول کی ایڈیٹنگ پر وفاقی وزارتِ تعلیم' حکومتِ پاکستان کی طرف سے نقد انعام کے ساتھ خصوصی ایوارڈ

17- جی سی یونیورسٹی لاہور کے شعبۂ اُردو کے نصیر احمد نے "راجا رشید محمود کی ادبی خدمات" کے موضوع پر ایم فل کا مقالہ لکھ کر ڈگری حاصل کی۔

اوّلیاتِ محمودؔ

1- نعت کے موضوع پر دُنیائے اسلام میں سب سے زیادہ کام

2- قطعات کی صورت میں پہلی منظوم سیرت کے شاعر: سیرتِ منظوم

3- دُنیائے نعت میں مخمسات کے پہلے مجموعے کے تخمیس نگار: مخمساتِ نعت

4- علامہ اقبالؒ کے ۵۳۔ اشعارِ نعت پر تضمینیں: تضامینِ نعت

5- غزل کی ہیئت میں ۹۲ سلام۔ سلامِ ارادت

6- ۹۳ نعتوں میں ہر نعت قرآن مجید کی کسی آیت پر: عرفانِ نعت

7- ایک مجموعے کے ہر شعر میں درودِ پاک کا ذکر: حیّ علی الصلوٰۃ

8- ایک مجموعے کے ہر شعر میں مدینہ منورہ کی تعریف: شہرِ کرم

9- ایک مجموعے کی ہر نعت کے ہر شعر میں "نعت" کا ذکر: نعت

10- ۶۶ منظومات میں حمد اور نعت ہر شعر میں: حمد میں نعت

11- میر تقی میرؔ' حیدر علی آتشؔ' امام بخش ناسخؔ' شیخ محمد ابراہیم ذوقؔ اور امیرؔ مینائی کی غزلوں کی زمینوں میں پانچ مجموعے: دیارِ نعت' تجلیاتِ نعت' مرقعِ نعت' ذوقِ مدحت' مینائے نعت

12- اُردو فردیاتِ نعت کے ۳' اور پنجابی فردیاتِ نعت کا ایک مجموعہ: فردیاتِ نعت' اشعارِ نعت' منتشراتِ نعت اور ساڈے آقا سائیں ﷺ

13- دسمبر ۲۰۰۲ میں دُنیا کا پہلا نعت سیمینار کرایا

14- تحقیقِ نعت پر صدارتی ایوارڈ ملا (۱۹۹۷)

15- ۱۳۵ منظومات پر مشتمل "مناقبِ صحابہؓ"

16- شعبۂ علومِ اسلامیہ و عربی' جی سی یونیورسٹی لاہور کے چیئرمین ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ نے ۵۳۶ صفحات پر مشتمل کتاب "شاعرِ نعت: راجا رشید محمود" میں پہلے ۱۸' اُردو مجموعہ ہائے نعت کا تفصیلی تحقیقی جائزہ اور تجزیہ کیا۔ اس سے پہلے کسی نعت گو پر اس انداز میں تحقیقی کام نہیں ہوا۔

راجارشید محمود کو خراجِ تحسین پیش کرنے والے مشاہیر

ڈاکٹر سید عبداللہ — پروفیسر حفیظ تائب — احمد ندیم قاسمی
احسان دانش — علامہ احمد سعید کاظمی — پروفیسر مرزا محمد منور
اشفاق احمد — علامہ اختر الحامدی — قاضی عبدالنبی کوکب
رفیق احمد باجوہ — خواجہ رضی حیدر — ڈاکٹر محمد سلطان شاہ
پروفیسر افضال احمد انور — مقبول جہانگیر — پروفیسر خالد بزمی
پروفیسر محمد اقبال جاوید — ریاض حسین چودھری — پروفیسر محمد اکرم رضا
پروفیسر ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی — سید ہاشم رضا — ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا
حکیم محمد نصیر الدین ندوی — شیر افضل جعفری — ڈاکٹر حکیم محمود احمد برکاتی
حافظ لدھیانوی — پروفیسر محمد حسین آسی — محمد حنیف نازش قادری
پروفیسر جعفر بلوچ — پروفیسر محمد فیروز شاہ — پروفیسر شفقت رضوی
سید رفیق عزیزی — ڈاکٹر ظہور احمد اظہر — ڈاکٹر عبدالکریم خالد
صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری — ڈاکٹر نزہت اکرام — پروفیسر اشتیاق طالب
پروفیسر انور جمال — نظیر لودھیانوی — طارق سلطانپوری
ڈاکٹر محمد طاہر القادری — ڈاکٹر محمد طاہر منصوری — ڈاکٹر محمد ایوب قادری
خواجہ شمس الدین عظیمی — ڈاکٹر ریاض مجید — ڈاکٹر معین الدین عقیل
محمد حنیف ندوی — پروفیسر رحیم بخش شاہین — ڈاکٹر پروفیسر عاصی کرنالی
ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد — ڈاکٹر سید اختر جعفری — گوہر ملسیانی
صبیح رحمانی — طاہر سلطانی — شاکر کنڈان

☆☆☆☆☆